

1390

उर्दू संग्रह

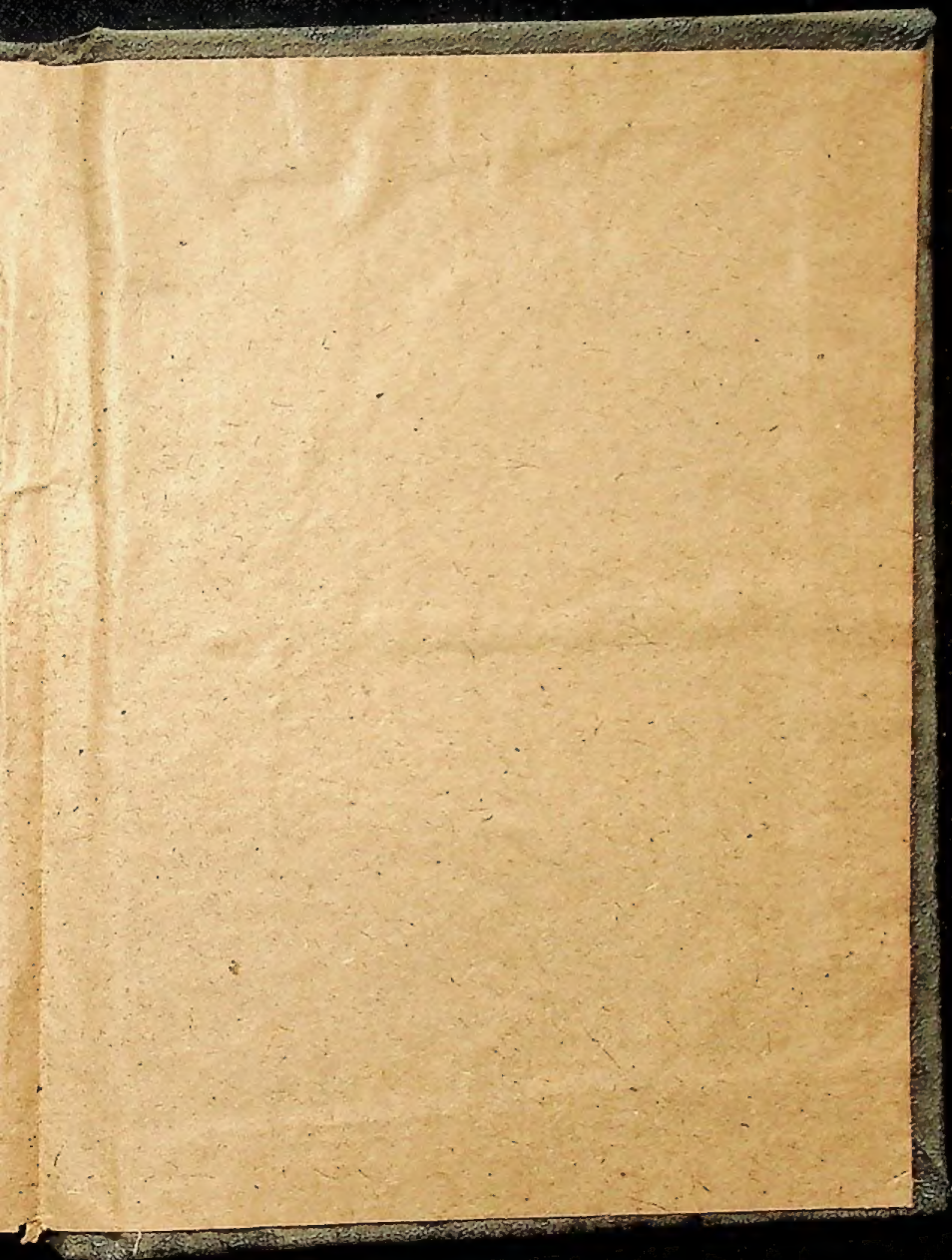
पुस्तक का नाम उपदेश भाग्यार विचार का

— ग्रंथ का उपदेश —

लेखक का नाम सादर सिंह नामा होसना

प्रकाशन वर्ष — 1902 —

आगत संख्या... 1390



1390



1390;U



کر یا کر اپنے دوستوں کو بھی ملاحظہ کرادیں 1390

برگ سبز است تھو درویش ۰ یاما ما با و اچ کتھارو پا و پانی نئے ہا: یاجو ۰

धनानि जीवितं चैव परार्थे प्रयत्न उत्तरेत । तन्निविजो परं समाविनाशे निधते सति ॥

ارتھ - پنڈت کو پرو پکار کے لئے دین اور پران چوڑو دینے چاہئیں۔ پتاش تو ضروری ہوگا اس لئے دوسرے کے بھلا میں پران چوڑو نا بھلا ہے۔

1390 20 مئی

10208

1/37

पतिव्रतिनी मस्तके सतः कोट्यं न जायते ॥
जिस तरह की प्रथा है वो जानो प्रिय हो
मजातो येन जातेन यती बंधा समुत्तिष्ठ ॥
वर्नास सिनामिन کر کر کون مثل رتبین نہیں ہوتا

اوپیش بھٹا احصا کا
گھرست و ہرم اوپیش

रतिप्राप्तस्य कतिं नानां कथा निरुपमो यम
वित् लोपानि यत्क वृत्त मयैव सद्यः यत्क ॥

پنڈت سردار سنگھ شرما نسوی عراض نویں صد ہزار پنجاب
پچاس آہو کو پیکر سنائی دہم کو ساتھ ترنگا بھنے منہ اندھنٹ بھونٹنی سیوا میں منت ہوتا

रतिप्राप्तस्य कतिं नानां कथा निरुपमो यम
वित् लोपानि यत्क वृत्त मयैव सद्यः यत्क ॥

यस्मिन् नित्यं कते यद्व

نیک کو کو بھی کیا ہی ہے



1390;U

तत्प्रमाणम् ॥
ارتھ - جس کے

مطبوعہ آریہ ہند پریس میرٹھ میں شائع ہوا

تعداد جلد ۱۰۰۰

قیمت ۲

پیش کی سیوا

ارتھ - دان اور

تعداد جلد

اوم

اوپیش بھنڈا ارجھار

(پنجاب)

دیشس ودہرم کی ضرورت پر بچا کر یہ بھنڈا ار اپنے خرمہج پر کھولا گیا ہے۔ اس بھنڈا سے دیشس کے اندر دھار گتا پوترتا۔ اور اتم ارقم سکشا و ایک چھوٹے چھوٹے ٹرکیٹ مفت یا بہت سی کم قیمت پر بغرض رفاہ عام تقسیم کئے جایا کرینگے۔ اس سے اچھا طریقہ ایک مین پوترتا۔ دھار گتا پھیلانے و رفاہ عام کا اور نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر اسکی کتابوں سے کچھ فائدہ ہوا۔ تو وہ بھی اسی بھنڈا میں شامل کر دیا جاوے گا۔ تاکہ یہ بھنڈا زیادہ مضبوطی سے اوپیش کے پھیلانے میں کامیاب ہو۔

اوپیش بھنڈا کا اصول

پہلے کی خط کتابت متعلقہ اوپیش بھنڈا پر پڑھ کر سیکھ کر شروع کرنا اور ان کو دیشس کے پیر پھولی چاہئے۔

اوم

پنجاب

(۱)

چار گھنٹہ

رات باقی

سے

اور

سورج

سورج

میں

(۲)

اور

پنجاب

(۳)

کیوں ایک ہے۔ دہارکتا۔ پوترا اور اوتھ اوتم سکشاؤن کا
 دلش مین پر چار کر نیکی لئے چھوٹے چھوٹے ٹرکیٹ مفت یا
 بہت ہی کم قیمت پر تقسیم کرنا۔

سہ ماہی اور کتابت

صرف تن من سے پبلک میں اس کے ٹریڈیون کے پرچار کی
ہر بی خواہ و قوم کا فرض ہے کہ بھنڈار کی سہایتا مطلوبہ کر کر
مشکور فرماویں۔

...

پیشتر سید زار سے کہ خلف پیشتر شیو رام شرماساکن ایشی
عراق فی نو لیں صدر صدر نی بھنڈار

امرت او پیش

یہ ٹریٹ سچ مرگرت ہی ہے۔ دلش ہنشی۔ باقی ہنشی۔ اگرت
ہنشی۔ سہنشان ہنشی کو ضرورت ہنشا پاس ہے۔ سہنشان تاکو کی

بابت کامل تحقیقات اور اسکے نقصان مدلل و پرمانون سے ظاہر
کئے گئے ہیں۔ اہل دانش سے پراگتھا ہے۔ کہ ضرور منگا کر بچا کر کرین
قیمت ۷ پائی یا دس آدمیوں کو پٹھانوں کی پرگیا۔ اس پتہ
پر درخاست کرو۔

المشقة

چندت مردار سنگه شراعر انض نولیس صد حصار

ضرورت میان رہے

جو بڑا بہن بھائی کسی وجہ سے اپنے لڑکے کا گھو پوت سنگار
شاستر انکول سے پر نہ کرا سکتے ہوں۔ وہ براہمن سماج
کو اطلاع دین سمبھاؤن کا گھو پوت سنگار اپنے خچر سے
وقت معینہ شاستر پر کرا دینے کو تیار ہے۔

الش

پنڈت سرو داس سنگھ شرماسکری برہمن بھلاکار

مہا بیکر چکرورتی راجہ کشنری۔ پشو پاک۔ بیوہ نمون ویش
 اور سیوا کے سواچی شودر۔ آگیا کاری سنتان۔ لانا فی دانی
 آوی سے یہ آشرم شونیہ ہو گیا۔ انکی جگہ کام۔ کرودہ۔ لوبھ
 لوبھ۔ آہنکار۔ مدہ۔ مہتا کا دور دورہ چلا۔ مدر۔ مالنس۔ بھجیا۔
 نفاق۔ بال بواہ آوی رشت کو رتیونکا پر چار ہو گیا۔ ستورند فخط
 سالی۔ سنی ہی سیاریون نے یہاں پر ڈیرہ ڈال دیا۔ بیوہ ویشیونکی
 نقادون بدن پر نہ لگی۔ باپ۔ بیٹا۔ بھن بہائی۔ پتی استری
 گرو چیلہ۔ اڑو سی پڑو سی سب میں دولش اگنی بھڑک اٹھی۔
 چاروں طرف ادہرم۔ پاپ۔ کیمہ حد۔ بغض کی گھٹائیں چھا
 گئیں۔ غرض کہ کہاں تک بیان کیا جاوے۔ اسوقت اس آشرم
 میں چاروں طرف آہ و نالہ و گریہ و زاری کا نظارہ دیکھنے میں آ
 رہا ہے۔ اور یہیہ آشرم بیت آشرم بنا ہوا ہے۔ گہوہ پاپونکا
 ناد اس میں نزع رہا ہے۔ جو کہ نقادہ کی چوٹ ہمارے پاؤں کے پھل
 کو جتلا رہا ہے کیونکہ بدون پاپ دکھ نہیں ہو سکتا۔ اور یہی
 وہی پاپ ہیں جو کہ شاسترا گول کر مٹنے ترک کرنے اور کوہنوں

نوع کی خانی
 ویشیون کے لئے
 سنیہ
 (۱۰)
 وقت کی کام۔
 اور سیوا کے
 لوبھ
 (۱۱)
 گھٹائیں
 کاتیک رشتی
 سن بکات
 میں کوہنوں
 شاسترا
 بت ہوتا
 چ

گدہ بن کر نیسے ہکو لگے ہیں۔ ناظرین دراصل وہ مارگ سمجھتے ترک کر دیا ہے۔ جس پر چلنے سے ہمارے پور کپڑاؤں کی لہراوڑ اترتے تھے۔ دھوکہ دہیشر اونکو سوچن میں بھی نہ سنا تا تھا۔ پاپ کا خیال تک اونکے پاس نہ پھٹک سکتا تھا۔ وہ مارگ ۱۶ سنسکار تھے۔ جو کہ گھر سے آئیں۔
سے بالکل اوڑھ گئے ہیں اور جو برائے نام باقی ہیں وہ بسبب اعلیٰ اُٹا دھوکہ مار کر بن رہے ہیں اسلئے اب جب تک بھارت کے لوگ کوئی نئی سنسکار روپی رشی منی کرتے آدھو وہ نسخہ استعمال نہ کیا جاوے گا۔ بھارت کے دھوکوں سے مکت ہونا محال ہے۔ گر مہنت آئیں گے تو پاپ سے بچ سکتے ہیں۔ پاپ کے دور کرنے کے واسطے اوس نسخہ سے استعمال کیا۔ مختصر سا حال آپ کی سیوا میں عرض کیا جاتا ہے۔ - ایشیا ہے کہ آپ اس سے بہت کچھ بچا کر سکیں گے۔ کیونکہ دانا را اشارہ کافی است دیا ہے پر پو گر مہنتی پر شو کو بل دین۔ کہ وہ اُپنی اگیا انکول چلے گھر سے میں سکھونکے پر دیش دھوکوں کے ناش کرنے میں شام تیرہ ہوں۔ اوم شانتی شانتی شانتی۔

نور

پیوست سردار سنده شریا بالنوی مصنف

۱۲۰

فصل دوم

○

وہابی

114

۱۰۰

سید

卷之四

سید محمد حسین

میداد

۱۰۰

الحمد لله

10

ماتر

11

卷之四

...

4

سنسکار کیا چیز ہیں

اودیا کے پرتاپ سے اب ہندو ذاتی سنسکار کا نام بھی بھول گئی ہے۔ جس سے جسم بن۔ آتما کی اصلاح ہو۔ اوسکو سنسکار کہتے ہیں کہ جیسے اس سنسار میں سب چڑھ چٹن سنسکار کے ذریعہ ہی شدہ اور پوتر ہوتے ہیں۔ اور قدر و عزت حاصل کرتے ہیں۔ ویسے ہی ہمارا تر کال گیا فی رشی منوں نے منش کے لئے بھی دید انگول ۱۶ سنسکار نیت کئے تھے جس سے دھارمک۔ پوتر۔ گیانی منش جگت میں اوتپن ہوں۔ قانون قدرت۔ ڈنگے کی چوٹ سنادی کر رہا ہے کہ دنیا میں ہر ایک چیز کے لئے سنسکار کی ضرورت ہے۔ اور اور بدون سنسکار دنیا میں کوئی چیز کارآمد۔ باعزت اور قدر پوگ نہیں ہوتی ہے۔ مثلاً سونا۔ چاندی۔ لکڑی وغیرہ چیزیں بہت ابد سنسکار ہی کام میں آتی ہیں۔ اور اصل روپ کو پہکٹ کر قدر و عزت پاتی ہیں۔ ایسے ہی چٹن چیزیں مثلاً گھوٹیس۔ بیل وغیرہ سنسکار کے ذریعہ ہی عمدہ اور کام کے بنائے جاتے ہیں۔ اور بہت

چھانکائی پتی
(۱۵)
جو کتنی تیار
ساتھ تیار کیے
نہرو کے ساتھ
اوپیش کرے
(۱۶)
رات کو دیر
خاؤ دیوار کی
سین پرست
نہرو تھے سورج
میں بنی
نہرو تھے سورج
نہرو تھے سورج
نہرو تھے سورج

مول کو پاتے ہیں ایسے منش ذاتی کو یوگ۔ دہر مہتا آدمی بنانے
 کے لئے وید و تمارشی مینوں نے گریہا دمان۔ پنسون۔ سیمت۔
 جات کرم۔ نام کرن۔ نش کرم۔ ان پرشن۔ چوڑا کرم۔ اوپ
 نین۔ بواہ آدمی۔ سنسکار کرنے لازمی قرار دیئے ہیں جب
 تک گرسنہ نہیں ان سنسکاروں کا شاستروکت پرچار رہا۔
 یہاں پر دہر مہتا۔ اکیا کاری۔ دیا یو پیر دانی۔ بہگت یہاں تک
 کہ عیسیٰ چاہی ستان او تپن ہوئی۔ اب جو دہرم سے بلکہہ۔ ماتا
 پنا برودھی۔ گرد دروہی۔ ناستک۔ دیش شترو پر پیر۔ برن
 شکر اور گریہ مین عیو کے ماسٹر ہو کر پیدا ہوتے ہیں۔ اور کینہ جسد
 نفص کی مورتی بن رہے ہیں۔ یہ سب سنسکاروں کے نشٹ دہر
 ہونیکا پیل ہے۔ یہ کیا عجب بات ہے کہ موجودہ زمانہ مین درختوں
 حیوانوں کی نسل عمدہ ہونیکے لئے طرح طرح کی تدابیر کی جاتی ہیں۔
 اور ہو رہی ہے۔ مگر یہ حضرت انسان جو بغیر سنسکار حیوان
 بنے جاتے ہیں اونکو اصلی انسان بنانے کا ذرا بھی فکر نہیں ہے۔
 گرسنہ ہی بہا یو سنسکار کے دکھ۔ کلیش۔ روگ۔ سنتاپ

(۱۷)
 جو چوڑا۔ درخت کے
 نیچے راتری مین ست
 سو۔ اور چوڑی تک
 جانور کو آتمکے جان
 خانو۔ نہا چوری
 گورد استری گرن
 تپن بن کے پاپ
 بولنا چوٹ بولنا۔
 بولنا۔ نرہ بولنا۔ ہر
 چکی۔ نرہ بولنا۔ ہر
 چاندنی کے پاپ اور پاپ
 چاندنی کے پاپ
 مارنے کا خیال۔ گرن کو
 نہ سنبھالنا اور نہ سنبھالنا
 یہ مین انسانک پاپ
 مین کا تو گناہ

دور کرنے اور اوقتم اولاد اور سکھ اور آئندگی برہمنی ہونیکے لئے
سنکار و نکا پر چار کرو ادا کراؤ۔

پھلا اگر بھاو مان سنکار ہے

یہ سنکار سب سنکار و نمین افضل ہے۔ بہاگیہ کی منڈا
سے گڑھتی سنکار و نکا اپار مہا کو بھول گئے ہیں اور جو کچھ
برائے نام باقی ہیں اونکی مٹی خراب ہے۔ دیکھئے یہ سنکار
کیا ہے گویا منش جہنم کی بنو ہے۔ یہ سنکار اوقتم سنتان سگن
یکت ہونیکے لئے کیا جاتا تھا۔ دھارک پیجیوی۔ دانی۔ اگیا
کارے دیانوسنتان پیدا کر نیکا ہی رہند ہے۔ اس سنکار کے
لئے بہت کچھ استری و پورش کو کہاں پان کا بندوبست کرنا
پڑتا تھا۔ خیالات کے سدھار کیا جاتا تھا۔ استری کو درشن پشپرن
بول چال کا بہت کچھ بچا کرنا لکھا ہے۔ یگ کیا جاتا تھا
وقت اور اوستھا کا بچار موتا تھا اور گنا پر دیان ویا جاتا تھا۔
اور سنتان اوتیتی کا مدعا مد نظر رہتا تھا۔ غرضیکہ اس سنکار کے

کیونکہ ماما کے خیال کا اثر گرجہ کے بچہ پر بہت پڑتا ہے جیسے کہ ہر ایک
دودھ والے ماما ہی اور جسکی ہزار ماما لین دنیا میں موجود ہیں اور
منو مہاراج بھی فرماتے ہیں۔

यद्दशं भजते स्त्री सुतं सुते तथा विधम् ॥

ارتھ۔ جیسا استری کا دھیان رہتا ہے ویسی ہی سستان ہوتی
ہوتی ہے یہ تین ضروری سنکار نہیں کئے۔ اوتھ۔ پوتر۔ دھار
مک۔ تجبوی۔ اٹل واکی اولاد پیدا ہونیکا دروازہ بند ہو گیا یا سگرست
کو اوتھ سستان کے لئے ان سنکاروں کو از سر نو بدھیوت کرنا
چاہیئے۔ ایسے ہی جات کرم۔ نام کرن۔ نش کرمن۔ ان پر اش آوی
سنکاراوتھن سنکار تک شاستروکت بدھی سے سب کرنے
چاہیں۔ مگر نام کرن سنکار میں اودیا کے سبب جو یہہ کو ریتی پڑتی
ہے کہ بالگوئے نام شاستروکت بدھی کے ساتھ تھین رکھے جاتے۔
اسکو سدھانا چاہتے اور اپنے کل پر دھت جو پنڈت ہو اس سے
شاستروکت بدھی سے نام رکھوانا چاہیے اور دریا۔ یاد رخت یا پہاڑ
یاد یونا وغیرہ کے نام پر جو نام استریوں کے دہر دیئے جاتے ہیں

اس سے بہت پاپ ہوتا ہے ہرگز ایسے نام نہ رکھے جادوین۔
اور لوگوں کے نام بھی ایسے ہی گڑبڑی پڑ گئی ہے اور سپر بھی بیا کر
شا سترکت بد ہی کے نام ہونے چاہئیں۔

گیولوپیت سنسکار (جنیو)

یہ سنسکار بھی بہت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ یہ سنسکار دھج
بننے کا دروازہ ہے۔ اس سنسکار سے پہلے بشودر سنگھیا ہوتی
ہے اس سنسکار کے بعد ہی دید پڑھنے۔ سندھیا کرنے کا تیری
باید کا منش اور مکاری ہوتا ہے۔ اس سنسکار سے بیج بڑھتا۔ دیتا
رشی۔ پتر پرش ہوتے ہیں۔ دوج بغیر جنیو ہوئے مرنے سے پہلے
ہوتا ہے۔ مونہیگوان نے براہمن کے لئے ۸ برس کی عمر میں اکشتری
کے لئے گیارہ اور ویش کے لئے باو برس کی عمر میں یہ سنسکار
کودیا لکھا ہے اور زیادہ سے زیادہ ۱۷ برس کا ۱۲
اور ویش کا ۲۴ برس کی عمر تک یہ سنسکار ہو سکتا ہے۔ اس کے
پچھے نہیں ہوتا اور اس کو پراشمت کرنا پڑتا ہے اس لئے اس سے پر

(۱۰۶)
جنیو والی اور
پیارا ستری
کے گنت
کرو اس سے
انیک باری
ہو جاتی ہیں۔
(۱۰۷)
جنیو سے چار
۱۰ دن رات ہی
جک روکال جو
انہیں سے
رات ہی جنیو ماری
رہنے کی جاتی

ضرور گر مستونکو اپنے بالکون کے جنیو رکرا دینے چاہئیں۔ اور
ایسا کر نیسے شاستر میں لکھا ہے۔

अत ऊर्ध्व त्रयोऽप्यते यथा कालमसंस्कृताः ।
सावित्रीपतितात्यात्या भवत्यायं विगर्हिता ॥

ارکھ۔ ان تین برنوں کا یہی اتنے سے تک جنیو نہ کیا جاوے۔
تو یہ بھر شٹ ہو کر ساوہو سماج میں بند کے لائق ہوتے ہیں اور
اور انکو مرث کہا جاتا ہے۔ آما جس سنسکار پر شاستر اس قدر
زور دیتے ہیں۔ آج اگر کسی اور کو فز موش کو بٹھے ہیں مگر کچھ نام
باتر ہے تو براہمنوں میں پایا جاتا ہے۔ مگر وہ بھی بے قاعدہ اور
بے وقت۔ کیونکہ بہت سے بواہ کے انتظار میں شاستر و گت
سے کوٹال دیتے ہیں۔ اور پھر برہم چرج اور وید وہیں نہیں
کراتے اور گانوں میں براہمنوں کی حالت ناگفتہ یہ ہے کہ بغیر جنیو
ہوئے بڑھے ہو جاتے ہیں۔ اور یہ اس واسطے ہوتا ہے کہ
مورکھت سے اس سنسکار پر خرچ بڑھا دیا ہے۔ حالانکہ شاستر

کی رو سے اس سنسکار پر کچھ خرچ کی ضرورت نہیں ہے۔
بھلا مور کھتا ہے اس سنسکار پر خرچ بڑا کرو وچ بالکو نکو
ویدک سنسکار سے محروم رکھنا کہان کی دانشمندی ہے۔ یہ
تو یہ ان کے حجام جو اکثر می ولش میں اونکا پشتون سے
یہ سنسکار بند ہے۔ اور شاسترو کی رو سے وہ بہا برات
ہو گئے ہیں۔ اونکو معلوم ہی نہیں کہ وچ کا یہ سنسکار
چوبیسے وہ لوک اور ہر لوک میں گنہگار ہے اور وہ وچ
پر ہی رہے آجاتا ہے۔ اسلئے وچ کو لازمی ہے کہ وہ اس
سنسکار کو شاستر قبول سے پر ضرور کہیں اور کہیں نہ
وہ پانی ہونگے اور وہ کہہ گینگے۔ اسلئے اسے وچ نام دیا رپو
وچ بننے کے لئے۔ ت ویدک کرم کر نیکی لئے اور لوک
اور ہر لوک میں سکھ ملنے کے لئے اس سنسکار کو وقت معینہ
شاستر پر ضرور کرو۔

یہ سنسکار ایک سب سے بڑا ویدک سنسکار ہے۔ اس سنسکار
 ہی سے منش گھرست آشرم میں داخل ہوتا ہے گویا گھرستی بننے
 کا یہی سنسکار مارگ ہے۔ وید ونگی اگیا انکول استری وپیش
 ستان اوپیشی و گھرست نرباہ کے لئے آپسپین جو پانی گرہن کرتے
 ہیں وہ بواہ سنسکار کہلاتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ بواہ کی غرض
 کیا ہے۔ غور کر نیسے پتہ لگتا ہے۔ کہ ستان اوپیشی۔ ستان
 رکشتا۔ اور گھرست آشرم کے پرہیزہ کے لئے بواہ کی ضرورت ہے
 کیونکہ بدون بواہ یہ انتظام نہیں ہو سکتا ہے۔ اسلئے جب بواہ
 کی غرض ستان اوپیشی و گھرست نرباہ آدی ہے تو یہ سنسکار
 بھی اس وقت ہونا چاہیئے جب استری و پورش ستان پیدا
 کرنے و پورش کرنے و گھرست دہم پالن کر نیکی لالین ہو جاوین
 بواہ کے واسطے شاسترون نے یہ اگیا دی ہے۔

वेदानं भीत्य वेदो वै वेदं वापि यथा क्रमम्
 अविमुक्तः ब्रह्मचर्यो गृहस्थाश्रमभावसेत् ॥

मनुस्मृते अध्याय ०३ श्लो २

ارکھ - پورن برہم چریہ کے ساتھ پہلے تینوں دید انہو اور دیا ایک
ہی تیکھاوت پڑا ہے - اور دیا سچے کرے - ست پشچات گھرست
آشرم دھارن کرے - اور ایک شاسترین میں بھی لکھا ہے
کہ جب پورشش کچھ دھن کمالے تب گڑھستی بنے - اور ویدک
شاسترین میں بھی ایسے ہی حکم دیا گیا ہے جیسے لکھا ہے

पंचविंशति तावथै पुमान्मारी तु षोडशे ।

समत्वागत वीर्यौतौ जानीयात्कुशले भिषक् ॥

सुश्रुतसंहितायाम्

ارکھ - پورشش ۲۵ برس کا ہو - اور سولہ برس کی استری ہو -

اس دو ستھامین دونوں کا میرج بچتہ ہوتا ہے - اس وقت استری

پورشش اس سنسکار یوگ ہوتے ہیں - و نیز یہ بھی لکھا ہے -

अनषोडश वर्षाया मशामः पंचविंशतिम् । यद्याधत्ते

पुमान्नाभं कुक्षिस्थं सविषद्यते ॥ १ ॥ जातोदानचिरंजी

वे जीवे द्वादुबलेन्द्रियः । तस्मादत्यंतबालाशं यर्भा

३३ धानं न कारयेत् ॥ २ ॥ सुश्रुतसंहितायाम् ॥

ارکھ۔ سولہ برس سے پہلے استری کا اور ۲۵۔ برس سے پہلے پورش کا میرہ کچا ہونی سے گرجھا دیا نہ کرے۔ اگر مورکھتا سے کرینگے۔ تو یہ حالت ہوگی کہ وہ گرجھا گرجا دیگا اگر گرجھا نہ بھی گرا۔ تو وہ اولاد ہوتے مرجھاوے گی۔ یہی کچھ کال جیتا بھی رہا تو دربل اندری ہوگا۔ اس سبب سے دہنوتری جی کہتے ہیں کہ سولہ برس سے کم عمر کی استری اور ۲۵ برس سے کم عمر کا مرد گرجھا دیا نہ کرنے کے یوگ نہیں ہوتے۔

آجکل جو کمی اولاد۔ نالایق سستان۔ دربل اندری۔ کم آیو داسے منٹ ہوتے ہیں۔ اور حمل خام بہت گرتے ہیں۔ وہ صرف اس قول پر عمل نہ کر نیک نتیجہ ہے ہمارے بزرگ۔ میرج کی مہا کو بچار اور اوسکی رکشا کرنا اپنا کرتب سمجھ بڑی اوستھا میں شادی کرتے تھے جسے سستان بھی برہٹ پشٹ ہوتی تھی زمانہ کے چکر سے جہاں اور سنسکاروں میں گڑ بڑ پڑی۔ وہاں سنسکار میں بھی کمی نہ رہی۔ اودیا دیوی کا پرتاپ یہاں بھی خوب پھیلا۔ دیکھئے اب شاستری ایسا کے برخلاف اب بچپن میں شادی ہونے لگی۔ شاسترو میں بچپن میں شادی کر نیکی اکیا میں ہے۔ ہر گرجھ پورش

چوبیس (۱۵)

میں

سوت کی

اور

نہی پارت

جائے

اور

گر

دن

کا

تو

نواب

میں

پور

کو استری سے دو چن نہین توڈیوڑ یا ضرور لکھا ہے اور شل
 بھی ہے۔ کہ تر یا تیرہ تو مرد اٹھارہ۔ مگر اب ہمارے گھرست آشرم
 آٹھ گنگا بہتی ہے۔ کہ استری بڑی تو پورشن چھوٹا۔ یا پیش
 پد یا تو استری بالکا۔ یا لٹکا یا لٹکی دو تو نون طفل مکتب۔ یہ
 بواہ نہین ہیں۔ ولش و قوم کو غارت کرنیکا سلسلہ ہے۔ اور ہم
 پاپی۔ ناسنگ۔ پاکھنڈی۔ گن ہیں۔ کل کلنگی و شرما و شوال
 شونیہ۔ منش اسی خانہ بربادی نے کئے ہیں۔ اسلئے گھر بہتی
 پر شو نکا فرض ہے۔ کہ کم سے کم اپنی ستان کا بواہ اس زمانہ
 میں جب لٹکا اٹھارہ برس اور لٹکی ۱۲ برس کی ہو۔ گن کرم
 سبھاو۔ روزگار و صحت۔ و دیا کو دیکھ کر کریں۔ اور اس سے پہلے
 ہرگز بواہ کا قصہ من میں نہ لاویں۔ اور لٹکی والہ کو لٹکے والہ کے
 خاندان اور لٹکے والہ کو لٹکی والہ کے خاندان کی ضرورت شاسترو
 تحقیقات کرنی چاہیے۔ اور بواہ کے اندر سیٹھنے آوی گانے کی جو
 کوربتی سے اونکو ادشید شہادینا چاہیے۔ غرضیکہ یہہ سنسکار
 ٹھیک ٹھیک شاستروکت بدھی انگول پنڈتوں سے کرانا چاہیے
 تاکہ گھرست آشرم سکھ نام ہو جاوے اور تمام موجودہ کلش اس آشرم

سے پہاگ جاوین۔

ناظرین قابلِ محارہ ہے۔ ہمارا دنیا میں آئینا گر بہادریاں سنسکار
 دوزخ بننے کا گیلو پوٹ سنسکار۔ گھرست آشرم میں داخل ہونیکا
 بواہ سنسکار۔ بیہ صب نشت بھر شٹ اور باقی سنسکار ونگی ہی
 ہی گئی۔ تو پھر ہم کیسے مہلوکھ اوراد ہو گئی کو پراسپت نہوں۔ اور
 کیسے چارے ستان مایا پتا۔ گرو۔ براہمن۔ ودیا بھگت ہو۔ اور
 شبھ کرم کیت ہو زمانہ کے پر بہاد کے جہان اور سنسکار و نمین
 گر بڑ پڑی۔ دہان اس سنسکار میں بھی کمی نہیں رہی۔ جس سے
 گھرست آشرم میں دن دوتا اور رات چو گنا دکھ بڑہ رہا ہے۔ جنکو
 گھرستونکے ایک گنت بند کر دینا چاہیے۔ جیسے

415

ہر پھر ج کاشت اور مال بواہ کا پرچار

بہاگنیہ کی اس مذمت سے سب برہنہ آشرمون کے کھنڈ برہمچریج کا لوپ
اور بال بواہ کا پرچار گھر بہتو نہیں ہو گیا ہے۔ اور لوگ برہمچریج کی
نام تک سے ناواقف ہو گئے ہیں۔ دقتی پڑھنے کے لئے بہت اندر

برت کو دھارن کر مہی کی جو حفاظت کی جاتی ہے اوکو برہمچرچ کہتے
ہیں۔ یہ برہمچرچ شریر رکشن کا پیشو ہے۔ منش جنم کی پر پھلتا
بل۔ بدھی۔ پراکرم کی اونتی اس سے ہوتی ہے۔ یہ آریو کا ہتکار
سب سکھوں کا سادہن۔ دویا اور اوتم گنوں کا مفع و دھو نکا ہتکار
روگو نکا ہتکار تیج کا بردہک کلیان کرتا۔ من کو سریدا پر سن رکھنے والا
اور میرچ کا برہمنے والا ہے۔ منش شریر کا کھنڈ ہے۔ اس سے
شریر کے سب اعضا بڑھتے۔ میرچ پشٹ ہوتا اور دماغ ترقی پاتا ہے
جیسے شاستر میں لکھا ہے۔
धर्मयशश्चमायव्यलोकद्वय
रसायनम्। अनुमोदामहे ब्रह्मचर्यमाकान्तनिर्मलम्॥
ارکھ۔ دھرم کا ہتکار۔ سنسار میں بلس کا کرنے والا۔ آریو کا بڑا
والا۔ اور دونوں کو کوٹھوسد کرنے والا کہہ برہمچریہ ہی ہے۔
ایسے چرک شاستر میں لکھا ہے۔

ब्रह्मचर्यमायव्यकराणाम्

ارکھ۔ آریو کے ہتکار کہ جتنے پدارتھ ہیں۔ ان سب میں شریشت
برہمچریہ ہے۔

اس برہم چرچ کی ضرورت اور تشریف میں گرتھ کے گرتھ لکھے
 موجود ہیں۔ دراصل جسے برہم چرچ کو جو ۲۵ برس کی عمر تک ہوتا
 ہے پورا کر لیا۔ اوس نے اپنے شری کو ٹھیک کر لیا۔ اور جسے
 اوسکو توڑ دیا۔ اوس نے اپنی زندگی کو خراب کر دیا۔ کیونکہ دہرم۔
 ارتھ۔ کام۔ سوکش شری ہی سے حاصل ہوتے ہیں۔ پہلے زمانہ
 میں ہر ایک گھرستی کو ۲۵ برس تک برہم چرچ رکھنا لازمی قانون
 تھا۔ جب تک گھرستی نہیں برہم چرچ کا رواج رہا۔ تب تک یہ
 دنیا میں سب باتو نہیں سب سے افضل رہے۔ جب سے برہم
 چرچ کا ناش ہوا۔ تب ہی اسے تیج۔ بل۔ بدھی۔ پرکرام۔ شری
 کشی۔ ودیا کا خاتمہ ہو گیا۔ ذرا آجکل کے جو لوگو دیکھے۔ چہرہ زرد
 آنکھیں مرجھا ہیں۔ سر درد۔ نا طاقت۔ دل و دماغ کمزور جانی
 میں بڑھے نظر آتے ہیں۔ دھرم کی تعلیم میں ہی قوت باہ سے
 ماتھ دھو بیٹھے ہیں۔ بہادر ایسے نکلیں گے کہ گھر میں اکیلے سوتے
 گھبرا ئیں گے۔ چوہیا سے ڈر جاویں گے۔ ودیا سے محروم۔ دہرم۔
 دہن۔ کشی سے ٹھوٹ نظر آویں گے۔ اسلئے گھرستی بننے سے

برہم
 استری
 سے بہرہ ور
 ہو کر یا نہیں
 ضرور کجارت
 برہم
 دن میں کچھ
 بھی بچ
 سکر دے
 برہم
 بچاؤ میں
 بچے کو
 خطرہ

پہلے برہم چرچ ضرور کرنا چاہیے ورنہ اونٹنی کا خیال کرنا خبط و خیال کا
پیادے بہائیو۔ برہم چرچ کی تشریف کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانا
ہے۔ اور اسکے ٹکڑے جو نقصان مہین اوٹے بیان کر نیکی قلم میں
طاقت نہیں ہے آپ پر تلش دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے راجا
صاحبان انگریز بہادر برہم چرچ کے پرتاپ سے کس قدر بلوان۔
تجوان اور پرتاپی ہوتے ہیں۔ کہ دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے۔ اپنے
پرانے بڑھونکو دیکھئے کہ باوجود زیادتی عمر کے بل۔ پراکرم۔ طاقت
حوصلہ۔ شرم بھگتی میں کس قدر جوانوں سے بڑھ کر ہیں اسکا کارن
صرف یہی ہے کہ انہوں نے برہم چرچ کیا ہوا ہے۔ تہے برہم چرچ
کو نہیں چھوڑا۔ اپنے جیون کے آئندہ روپی برکش کو جڑ سے اکھاڑ
دیا۔ اسلئے اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ آپکی اولاد۔ بل۔ بدھی۔ سداچار
دانی۔ ودیا پریمی مانا پتا کے بھگت۔ مرہادا کے جاننے والے ہوں
کم عمر میں نہ مرین۔ دکھ نہ پاویں۔ بڑھاپے میں آئندے رہیں۔
موت سے نہ گھبراہٹیں۔ طاقت میں بیٹال رہی۔ سدھی۔ اونکے
پاس موجود رہے۔ تو ضرور اونکو برہم چرچ کروا دیا سترہی کا خیال

تک اور نئے پاس اندر کے دو۔ پھر آپ کو خود پتہ لگ جاویگا۔ مثل ہی ہے
 مشک آفت کہ خود جوید۔ نہ کہ عطار گوید۔ اسلئے گھڑستی پر شو نگو
 اس زمانہ میں ۱۸ برس کی عمر تک ضرور اپنے اولاد کو برہم چرچ کرنا
 چاہیے۔ گراب ہمارے گھڑستی بیانی برہم چرچ کی جگہ پانچ ست
 برس کی عمر میں بچے کے بہاء کا ذکر کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور جو ہمیشہ
 کی زندگی کا آئندہ سے برہم چرچ ادسکی پرواہی نہیں کرتے اور اب
 سب سے بڑا اندھیر ہو رہا ہے۔ کہ جہاں ہمارے بچے آجکل تعلیم
 پاتے ہیں۔ وہاں پر بچوں کی سوشلسٹ کالج بھی پر بند تھیں ہے۔ اور
 اور خراب صحبت کے سبب بچے اوسے زمانہ میں جلق اور اغلام کی
 گندی عادت کے ماسٹر بن جاتے ہیں۔ اور اپنی تمام زندگی
 کے لطف کو برا بدکر دیتے ہیں۔ اور وہاں پر یا گھر پر ادن نا سمجھ
 بچے ٹکڑے سیرج کی رکشا کے فوائد و ضائع کر نیک نقصان سمجھانے
 والا نہیں ہوتا۔ اس سبب وہ بددن سمجھ اپنے پار نہر آپ گھڑائی
 دیتے ہیں مگر جب ہوشیاری میں آتے ہیں۔ تو مردہ ہوتے اور چیتا تے
 ہیں۔ لہذا سو قوت چیتا نے سے کیا ہو سکتا ہے۔ اب بچیتا سے

۵۲۵

یاد رکھو پیش
 کو اپنے ہاتھ
 سے چاہئے
 نہیں بجاہ

چاہئے اور
 سترگی کو
 پیش نہیں
 بجاہ

چاہئے اور
 سترگی کو
 پیش نہیں
 بجاہ

کیا ہوت جب چڑیا چک گئیں کھیت۔ اسلئے زمانہ موجودہ میں بہت ضروری ہے۔ کہ اول بچہ کو سو سکنادی جاوے۔ اور بڑی صحبت کے نقصان اونکے دل پر نقش کر دیتے جاوین تاکہ زہریلی تعلیم کا اثر اُس پر نہ ہو۔

جب ہر ہم چرج کی بیہ گتی ہوئی۔ تو اسکی جگہ حضرت بال بواہ گھر ہونو نہیں گھسکر اونکا گڈا بنانے لگے۔ اس بواہ میں پانچ چھ برس کا لڑکا اور پانچ سات برس کی لڑکی ہوتی ہے۔ یہ لڑکے روٹی مانگنے واسے بچہ بواہ کے مطلب کو کیا جانیں کہ بواہ کیا چیز ہوتا ہے ہم نہیں جانتے ہمارے گھر ہستی بہائی بواہ کرنے میں یا گور یونکا کھیں۔ یہ بواہ نہیں ہے بلکہ گھرست کا پرہم شترو ہے شاسترو نہیں ایسے بواہوں کا کہیں ذکر نہیں ہے اور اسکا نقصان بیشمار ہیں۔ دیکھئے اول تو یہ بچہ بواہ کے مطلب کو نہیں سمجھتے۔ تو لاعلمی میں کیا ہوا فعل کیسے جائز ہو سکتا ہے دوسرا سر ششی نیم بتلار ہے۔ کہ ہر ایک چیز پختگی کی حالت پر ہو پختے سے پھل دایک ہوتی ہے۔ اسلئے جب تک استری و پورش

شود و بولیک
۴
سبھی بواہ
نہیں جو اسکا
اور نہ لڑکا
ایسا چکر
دو یا اور میں
و ما و و و و
سے چوٹی آن
یکڑی سے یہ
سبک و ہرم
۴
دان پ

شناستروکت سے تکبختگی پر نہ پہنچیں۔ بواہ جاسز نہہین۔ سویم ہین
 پوتر برہم چرج کا ناش ہوتا ہے اور ویا سے محروم رہنا پڑتا ہے
 چہارم بد ہوا ونکی نقدا و بڑھتی ہے کیونکہ بارہ برس تک بچہ سیتلا
 کا کھا جا کہلا نہیں۔ پنجم بچہ گھرست کے بوجھ کو نہیں اٹھا سکتے
 اس سبب سے گھرست کو بچپن چھوڑ دیتے ہیں۔ ششم۔
 بچپن کی شادی مین بیرج خام ہو نیسے حمل خام بہت گرتے ہیں
 جس سے انیک روگ سنار مین پھیلتے ہیں۔ ہفتم۔ بچپن مین
 بہر پتہ نہین لگ سکتا۔ کہ استری۔ پورش کا گن۔ گرم۔
 سبھا و ملیکا یا ساری عمر کھٹا پٹی رہیگی۔ جو کہ گھرست کے لئے زہر
 ہے۔ ہشتم۔ اس بات کا بھی پتہ نہین چل سکتا۔ کہ لڑکانیک
 چلن بار و زگر ہوگا۔ یا پانچون علیو لنسے منسوب ہوگا۔ نہم۔
 سنتان کمزور۔ کم ہمت۔ اور کم عمر والی ہوتی ہے۔ دہم۔
 استری پورش کے صحت جسمانی کا پتہ بھی نہین چل سکتا
 وغیرہ سب سے نقصان مین جنہیں سے چند مشتے نمونہ از حروار
 درج کئے گئے ہیں۔ میرے خیال مین جو شخص اپنے تماشے

بہاوری
 ویا پڑتا ہے
 اور وہ
 یا پڑتا ہے
 چل سکتا
 لگا۔ دوا ہے
 کہ بچہ
 ی پیدا ہوا
 ۵۴
 بچہ کا
 ہے دیا
 اجڑا ہوا
 ہوگا

کے لئے اپنی اولاد کا چھوٹی عمر میں بواہ کرتا ہے وہ دیدہ دانستہ آنچر
سنان کی گردن پر چھری بھسرتا ہے۔ بیہ بال بواہ کا پرتاپ
ہی کہ چہرہ پھینکے۔ کمزور بدن۔ ہڈیاں نکلی ہوئیں۔ آنکھیں بھیٹی
ہوئیں۔ اور شریر میں ہزاروں روگ گڑبستوں کے لگ رہے ہیں
غرضیکہ اس بال بواہ نے دلش کا ناش کر دیا ہے جب تک یہ بھٹیکر
اڑوا گڑبستوں سے نہ نکلیگا انکا پھلنا۔ پھولنا مشکل ہے اسلئے
گھر ہستی مہاشیونکو برہم چرج کا پرچار اور بال بواہ کو ضرور بند کر دینا
چاہیئے اور بیہ جو کو ریتی برہم چرج کا نشٹ اور بال بواہ کا پرچار
ہو گیا ہے اسکو قطعی دور کر دینا چاہیئے۔

اگر آپ برہم چرج کو نکرینگے اور بال بواہ کو نہ چھوڑینگے۔ تو شاستروں
کے عذاب آپ پر ضرور نازل ہوں گے جیسے لکھا ہے۔

आयुस्तेजो बलं वीर्यं प्रजां श्रीश्च महायशः।

पुण्यं च भाग्यं च हित्यते ब्रह्म चर्यया ॥

ارکھ۔ آلو۔ تیج۔ بل۔ بیرہ۔ بدھی۔ شری۔ سوندریہ۔ دھن مہاش
پن اور پرتی ان سب کو ابرہ چرہ ناش کر دینا ہے ار تہات برہم چرے

دلری کوکھا
اور پرتی کوکھا
استری نہ
کے نام سے ہے۔

نفع
نفع کے لئے
نفع کے لئے
نفع کے لئے

نفع کے لئے
نفع کے لئے
نفع کے لئے
نفع کے لئے

نہ رکھنے سے ان سب پر اترتو ٹکناش ہو جاتا ہے۔
 ناظرین برہم چرج کے ناش ہوئیے اسوقت بہارت کو یہ سب
 شاپ دگدہ کر رہے ہیں۔ دیش و دہرم پر دیا کر برہم چرج کی پر
 پاٹھی کو پھیلاؤ۔

(۲) گھڑت اشترم میں لڑکی کا بواہ پر بسکی ضرور کریشا ہونی چاہیے
 آجکل دیکھا جاتا ہے کہ گھڑتی پرش لڑکی کے بواہ کرنے میں کسی پرکار کا
 بچار نہیں کرتے۔ جب پیسہ دو پیسہ کی چیز خرید کرتے ہیں تو سوا بان
 کو بچار کرتے ہیں مگر جب اپنی سخت جگر دست پروردہ لڑکی کا بواہ
 کرتے ہیں تب کسی قسم کا بچار نہیں کرتے۔ یہ کتنا اندھیرا اور اچھا ہے
 جب آپ اپنی پوتری کا بواہ کریں تو کم سے کم اتنا تو ضرور بچار لیتا
 چلیں گے۔ کہ لڑکا اچھے گن والہ ہے یا نہیں۔ کہا کے کہا سکتا ہے
 یا نہیں۔ لڑکی سے گن۔ کرم بچاؤ تو لیکھا۔ صحت بدنی اور عمر میں
 کسی قسم کی کمی تو نہیں ہے۔ مگر اس وقت آپ سب منطق کو بھول جائے
 ہیں۔ اور کسی مورکھ کی معرفت نااطہ کر دیتے ہیں اور خود دیکھنا تک

منہوس سمجھتے ہیں۔ آج اوسکا پر نام کیا ہو رہا ہے۔ کہ بہت سے
 رہ کیا ان پتی کے دھم سے اپنا پنا کی جان کو رو رہی ہیں ایسے وقت
 پر ذرا بچا رہیں کہ آپکا ہزاروں روپیہ لڑکی کے بیاہ میں لگانا۔ بڑی
 بہاری برات منگانا لڑکی کے لئے کیا فائدہ مند ہوا۔ آپ کا بت اور
 پریم تو جب ہوتا۔ جب آپ وہ کام کرتے جس سے اوسکی آئندہ
 زندگی میں اوسکو آرام ملتا۔ اور یہ جب ہو سکتا تھا جب آپ برکی
 پریشا کر لڑکی کو دان کرتے دیکھتے منودہرم شاستر میں لکھا ہے۔

काममा मरणातिष्ठे दूरे कन्यते मत्यमि ॥

नचैवैनां प्रयच्छेत्तु गुराही नायकहिंचित् ॥

ارکھ۔ حیض ہونے پر بھی چاہے لڑکی تمام عمر گھر میں کنواری سنبھ
 رہے۔ پر تو نالایتی بر کو کبھی نہ دیوے۔

ہمارے بھائی اس دھرم کی اگیا سے بالکل بے خبر ہیں۔ اور لڑکی
 کو ڈنگوئی طرح نرگن۔ نالایتی کے ساتھ بیاہ دیتے ہیں۔ جس سے
 وہ ہمیشہ دکھی اور دقتی رہتی ہیں۔ جس سے اوسکا کل نشٹ ہو جاتا
 ہے جیسے دھرم شاستر آباداز بلندی کہہ رہا ہے۔

اور یہ سب کچھ
 مان گھبرا
 ہے۔
 پریشا
 بیاہ

शोचन्ति जामयो यत्र विनश्यत्याश्रुतकुलम् ।
न शोचन्ति तु यत्रैता वर्द्धते तद्धि सर्वदा ॥१॥
जामयो येनि गेहानि नश्यन्त्यप्रतिपूजना ।
तानि कृत्या हतानीव विनश्यन्ति समंततः ॥२॥

ارکھ - (۱) جس کل میں استریان شو کہ - سستاپ کرتی ہیں۔
وہ کل شب گھر نشٹ ہو جاتا ہے اور جہاں استریوں کو کچھ دکھ نہیں ہوتا
اوس کٹمب کی سدا شری بڑھتی ہے۔

(۲) استریا اور بہت ہونے پر جس گھر کو شاپ دیتی ہیں - اوس
کل کا سب پر کار سے نشٹ ہو جاتا ہے۔

برخلاف اسکے جب بچا کر لایق بر کو دان کرینگے - تو وہاں لڑکی کو
ہر قسم کا آرام رہینگا۔ اور وہ پتانا کو ہمیشہ ایسے دیگی اور اوس
کل کی بروہی ہوگی جیسے لکھا ہے۔

संतुष्टो भार्यया भर्ता भार्या भर्ता तथैव च ।
यस्मिन्नेव कुले नित्यं कल्याणं तत्र वै भवम् ॥

ارکھ - جس کل میں پورش سے استری اور استری سے پتی
خوش رہتا ہے اوس کل میں نشٹ ہی لگیاں ہوتا ہے۔

جس کل میں
میں دن میں
پیش اور
پیش کا
پیش ہو گیا ہے
جیسے لکھا ہے
رہتا ہے
چیت چندر
مان میں اور
رہتا ہے
رہتا ہے
کا سورج
نہیں

اسلئے بہت ضروری امر ہے۔ کہ لڑکی کے بواہ کے وقت برکے گن۔ کرم۔ بھماو۔ و دیاک کی ضرور پر یکیشا کر لی جاوے۔ تاکہ بواہ کا منشا پورا ہو۔ ورنہ اس وقت جو دکھ برکے نالائق ہو بیٹے اس ویش کی کنیا اوٹھار ہی ہیں۔ اور اسکا پہل حسب قول شاستر مذکورہ بالا ہوگا۔ وہ بہت ہی ڈراؤنا ہے اس سے بیہ اچھی طرح ثابت ہے۔ کہ مورکھ اور نالائق برکو دینے سے کنیا کو نہ بیاہنا ہی ہزار درجہ افضل و بہتر ہے۔ تاکہ وہ ہمیشہ کے شباب سے ہمکو دگدہ نگہین۔ لیکن بیہ جب ہی ہو سکتا ہے جب کہ شاستر انکول سے پرشادی کی جاوے۔

فخر قوم مہاشیو ابلانپیر رحم کر۔ شاسترون کے ڈنڈ سے ڈرے۔ اپنی سستان سمجھ۔ قوم کو غارت ہوتی دیکھ بیہ قانون پاس کر دو۔ کہ مورکھ اور نالائق کے ساتھ کوئی کنیا نہ بیاہی جاوے۔ تاکہ کوئی شخص گھرست میں مورکھ اور نالائق اور بدچلن نہ رہے۔

(۱۳) بڑی کنیا اور چوٹالڑکا (ب) والی شادی بند ہونی چاہیے
بیہ وہ خانہ آبادی ہی جہاں لڑکا دس گیارہ سال کا اور لڑکی ۱۶ یا ۱۷ سال

کی ہوتی ہے مور کہہ جن اسی شادی کی بابت بیساختہ بول اٹھتے ہیں
بڑی بہو بڑا بہاگ - چوٹا بناسدا سہاگ - یہہ شادی گھرست
آشترم کو بہت نقصان پہونچاتی ہے ادل تو اس شادی میں بڑا
اکیاد ہرم شاستر عمل ہوتا ہے کیونکہ دہرم شاستر کی رو سے
لڑکا بڑا اور لڑکی چھوٹی ہونی چاہیے - جس سے ہم پاپ کے بہاگی
ہوتے ہیں دوسرے ایسی شادی میں لڑکا بڑہم چرج سے
محروم رہ جاتا ہے - اور دیا تو اتنی کہلے - تبسیرے ایسی عورت
کو رحم میں ایک بیماری ہو جاتی ہے جس سے وہ بار بار میہوش
ہوتے گئی ہے کیونکہ جب جب او سکوکام اچھا ہوتی ہے - وہ اوکو
پورا نہیں کر سکتی اس سے وہ سدکوروگن ہو جاتی ہے -

چوتھے۔ ایسی استری ہر وقت اودا اس اور ملین رہتی ہے اور
ساس اور تند۔ دیورانی جھٹانی سے ہر وقت دنگا فساد کر کر گھر
میں کلش برپا رکھتی ہے۔

پنجم۔ عورت و مرد میں ناراضی رہتی ہے کیونکہ ان کا سبھاؤ کیسٹھ
نہیں مل سکتا۔

[illegible]

ششم۔ ایسا لڑکا اپنی عورت سے ایسا ڈرتا رہتا ہے جیسے
چماتی سے۔ اور لڑکا موٹا۔ تازہ ہونیے رہ جاتا ہے۔

ہفتم۔ ایسے موقع پر بھیچار پھیلنے کا بھی پورا پورا اندیشہ رہتا ہے۔
ہم۔ اوسکا بیروج اسی حالت میں نشٹ ہو جاتا ہے۔ کہ جب
کچھ بھی کھینگی کو نہیں پہنچا تھا۔ ایسی حالت میں سستان
دلی۔ بیمار۔ کم آپو والی ہوگی۔ یا حمل ہی گر جاوے گا۔

دہم۔ ایسی شادی دال لڑکا کم عمر کم حوصلہ کم طاقت اور روگی
ہوگا۔ جس سے بد ہوا میں بڑھنے کا پورا پورا خوف ہے غرضیکہ
کہا تک بیان کیا جاوے۔ ایسی شادی منش کے لئے دہر
قاتل ہے۔ جو شخص اپنی سستان کے لئے ایسی شادی
پسند کرتے ہیں وہ اپنے سستان کے پورے دشمن ہیں
اور وہ دیش بہت مند بہا گئے ہیں جسمیں ایسی شاستر پر وہ
ہانی کارک رواج کو شادی کے نام یاد کیا جاتا ہے۔ گھر مستو کو
لازم ہے۔ کہ ایسی شادی کا دور سے منہ کالا کریں۔ اور اسی
شاستری اگیا کا پالن کریں جو اہر عرض کر آئے ہیں۔ تاکہ
شادی کا منشا پورا ہو۔ اور گھر سے متین آئندہ اور سکھ پھیلے۔

(۴) بڈھا بابا اور بالکا کا بواہ گھرست دور کرو

یہ وہ نظارہ ہے جہاں ساٹھ برس کا بڈھا اور دس سال کی کنیا
 ہوتی ہے۔ ادھر نہ پر کے منہ میں دانت اور نہ پیٹ میں آنت۔
 ادھر کنیا کے نہیں ٹوٹے دودھ کے دانت۔ شاسترون کی رو سے
 یہ شادی نہیں ہے بلکہ خانہ بربادی ہے۔ وہ پتیت ہیں جو
 اسکو شادی بتلاتے ہیں۔ یہ وہ بیچ کام ہے۔ جسکی مثال دنیا
 میں موجود نہیں مگر شوک ہے کہ ہمارے دیش میں اسکی دن بدن
 ترقی ہے دیکھئے اتنے لڑکی جو ان ہوتی ہے۔ بڈھا بابا ملک عدم
 کی ماترا کر جاتے ہیں۔ جس سے دن بدن بھارت میں بدھوانی
 تعداد بڑھتی جاتی ہے۔ اور چاروں طرف بدھوانی آہ و نالہ کے
 دھوئیں نکالکر بھارت کو شاپ سے دگرہ کر رہی ہیں۔ یہ وہ
 بھنگر و ارج ہے جس سے دیش میں بھچار بھسکر طرح طرح کے
 اوتپات پیدا ہوتے ہیں۔ اسی مہاکو ریتی نے پتی برت دہرم
 کا ناش کیا ہے۔ اسی بد رسم سے طے طرح کے پاپ جگت

بڈھا بابا اور بالکا کا بواہ گھرست دور کرو
 یہ وہ نظارہ ہے جہاں ساٹھ برس کا بڈھا اور دس سال کی کنیا
 ہوتی ہے۔ ادھر نہ پر کے منہ میں دانت اور نہ پیٹ میں آنت۔
 ادھر کنیا کے نہیں ٹوٹے دودھ کے دانت۔ شاسترون کی رو سے
 یہ شادی نہیں ہے بلکہ خانہ بربادی ہے۔ وہ پتیت ہیں جو
 اسکو شادی بتلاتے ہیں۔ یہ وہ بیچ کام ہے۔ جسکی مثال دنیا
 میں موجود نہیں مگر شوک ہے کہ ہمارے دیش میں اسکی دن بدن
 ترقی ہے دیکھئے اتنے لڑکی جو ان ہوتی ہے۔ بڈھا بابا ملک عدم
 کی ماترا کر جاتے ہیں۔ جس سے دن بدن بھارت میں بدھوانی
 تعداد بڑھتی جاتی ہے۔ اور چاروں طرف بدھوانی آہ و نالہ کے
 دھوئیں نکالکر بھارت کو شاپ سے دگرہ کر رہی ہیں۔ یہ وہ
 بھنگر و ارج ہے جس سے دیش میں بھچار بھسکر طرح طرح کے
 اوتپات پیدا ہوتے ہیں۔ اسی مہاکو ریتی نے پتی برت دہرم
 کا ناش کیا ہے۔ اسی بد رسم سے طے طرح کے پاپ جگت

میں پھیلے ہیں۔ اسی کو چاں سے خراب اولاد اور روگی استریا
ہوتی ہیں۔ اسی پشاج کرم نے جنت میں لڑکیوں پر روپیہ
لینے کی مکر و حرام کو جاری کیا ہے ایسی شادی کرنیکی شاستر
میں بہت ہی مذکور ہے اور دراصل ایسی شادی ہی بہارت
کو نانا پرکار کے کلیشوں سے کلیتہً کر رہی ہے۔ دیکھئے اول
تو یہ بواہ کے منشا کے ہی بالکل بروہ ہے۔ کیونکہ وہاں براہ
کنیاد و لون یور او ستھا اور کشت یونی ہوتے ہیں اور۔ ایسا کرنے
سے ہم کو ضرور نرک بھوگنا پڑیگا۔ دوسرے چرک شاستر
میں لکھا ہے کہ سو برس سے کم عمر کی استری میں سماگم کرنے سے
عورت کے انیک پرکار کے روگ پیدا ہوتے ہیں اور نیز دھرم
شاستر میں لکھا ہے۔

नूनैवेरेतः सिक्तं मध्यं स्त्रियं प्राच्यस्य विष्टं भवति

اسکا مطلب یہ ہے یورش سے چھوٹی اور جوان دستہ کی
استری میں گریہ و مان کر نیبے جو بالک او تپن ہوتا ہے وہی بالک
موتا۔ تازہ اور زیادہ عمر والا ہوتا ہے اسکے علاوہ یہ بات بھی ہر

کہ استری منش جاتی کا سانچا ہے۔ جتنا بڑا اور حبس پرکار کا سانچا ہوگا۔ اوتنا بڑا اور اوس پرکار کا ڈھانسا ہوا پدارتھ ہوگا چھوٹی اوستھا میں رحم چھوٹا ہونیکے کارن اوس میں پیدا ہونے والا دھپوٹے قد والی ہوگی۔ اور ردگی اور کم ایو والی بھی ہوگی۔ اور یہ بات بھی پرکشش ہے کہ آج وہ زمانہ ہے کہ باوجود بیٹے۔ پوتے اور بڑا پر یوار پھیلنے کے لوگ بواہ پر بواہ کئے جاتے ہیں اور سنتان کے گلے پر چھری پھیرنے واسے مہا نیچ روپیہ کے لوہہ سے اپنی سنتان ایسے بڈھوں کو سوچا دیتے ہیں اور اپنی کنیا کے تمام عمر کی آرام کی جڑ کو کاٹتے ہیں۔ اور خود نرک میں جا کر نانا پرکار کے دکھ بھوگتے ہیں۔ یہی نہیں وہ پاپی جو باوجود بیٹے۔ پوتے ہونے اور گھر میں سب قسم کا آرام ملنے کی ایسی اوستھا میں بواہ کرتے ہیں اور ملکی غرض سوائے رفع جذبہ حیوانی کے اور کیا ہوتی ہے۔ جب جذبہ حیوانی سے عورت اس اوستھا میں خرید کرتے ہیں۔ تو اندھے ہو کر دہرم و کرم کا بچار چھوڑ حیض آنیسے پہلے ہی اوس عورت سے جملع کرنا شروع کر دیتے ہیں اور اوس عورت کو نانا پرکار کے روگ دگا اپ نرک میں جاتے ہیں جیسے شاس ترکار کھتے ہیں۔

प्राग्रजो दर्शनात्पत्नी नौर्यागत्यापतत्यधः ।

अर्थो बग्रेणाशुक्लस्य ब्रह्महत्या मवाप्नुयात् ॥

रजो दर्शनतः पूर्वने स्त्री संसर्गमाचरेत् ।

संसर्गं यदि कुर्वीत नरके परि पच्यते ॥

مطلب (۱) رجو درشن سے پہلے استری سے بہوگ کرتے ہیں
برہم ہتیا کا پاپ ہوتا ہے اور نرک بہوگنا پڑتا ہے۔ (۲) رجو درشن
سے پہلے استری کے ساتھ پر سنگ اوچت نہیں۔ جو ایسا کرتا
ہے وہ نرک میں جاتا ہے۔

کہاں وہ زمانہ تھا کہ یہاں پر سب جتیندری رستے تھے۔ اور ایک
سٹان ہونے پر استری چوڑ کر بان پرست میں چلے جاتے
تھے۔ کہاں یہ زمانہ ہے کہ باوجود اولاد کے بڑے ہونے تک شادی
کرتے پیٹ نہیں بھرتا۔ اور اندر یونکے غلام ہو جگت میں پاپ پھیلنے
کے بہاگی ہوتے ہیں دیکھئے ایسی شادی میں اول دہرم بوجہ ہوتا
سے پاپ۔ دوسرے لڑکی کے ان باپ کا بسبب دکھ پائے
لڑکی اور ہونے پر ہوانز کیا س تیسرے حضرت بر صاحب کا اخیر

ایک کسی حالت
میں جی پاپ
پاپ نہیں
رکھنا چاہیے
دیکھو
پریش
کیلیاں
کوترا

عمر میں نرک میں پرولیش اور پھر دلش و قوم پر بکسر۔ کیونکہ نہیں
ہم ایسی شادی کو دور سے خیر باد کہیں اور حسب نگیا شناس تر
انکول شادی نکرین۔ ہم کہتے ہیں اوس پاری باپ کو کیا اختیار ہے
کہ وہ اپنی بے گناہ لڑکی کو اپنے لوبھ سے ساری عمر کے دکھو غمین
اوسکی نابالغی کی حالت میں داخل کرے اور اوسکو بدھو اپنا ساری
عمر کے لئے عیش و آرام سے محروم کر دے۔ اور دلش میں نانا پکار
کے روگ اور دکھ پھیلا دے اور اوس اور ہر جی دلش گناہ تک بر کو
کہان اجازت ہے۔ کہ وہ باوجود ہونے اولاد کے دوسری اور تیسری
اور چوتھی شادی کرے ہاں اگر اولاد نہ ہو۔ اور جوان اوستھا ہو۔ تو
کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ مگر ان بڑے طوطوں کی تو وہ گنتی ہوتی ہے
جیسے شام ستر کار کہتے ہیں۔

नोपभोक्तं नचत्यक्तुं शक्नोतिविषयांजरी

अस्थिनिर्दशनञ्चैवजिह्वालेठिकेवलम्

ارکھ - بڑھا منش نہ تو لبثو لگو بیوگ سکتا ہے۔ اور نہ نیاگ ہی کر سکتا ہے۔ جیسے دانت بنا سکتا ہڈی کو چبا نہیں سکتا۔ پر نہ کیول زبان سے پاتا ہے۔ غرضیکہ بڑی عمر میں شادی کر نیکی

جو نقص اور دکھ ہیں۔ اوسکا اندازہ وہی لگا سکتا ہے۔ جس نے
 یہہ نظارہ دیکھا ہوگا۔ اسلئے یہہ کورتی جو بواہ سنکار میں پڑگی
 ہے اوسکو قلعہ بند کرنا چاہیے۔ اور گھر بہنو کو چاہیے کہ اس زمانہ
 میں چالیس برس کے بعد ہرگز ہرگز کسی طرح بھی بواہ کا ارادہ نہ کریں
 اندری کے غلامو۔ اہلادشپر رحم کر دیش ودھرم کو ڈوبنے سے بچاؤ
 تھوڑی سی زندگی کے لئے اپنے اور اپنی قوم اور اپنے دیش کے
 کانٹے ست بوؤ۔

(۵) گھرست سے بواہ پر لڑکی کا روپیہ لینا مذکور

یہہ مہاگندی۔ اپوتز۔ پاتلی رسم اس دیش میں دن بدن رو بہ ترقی
 ہے۔ یہہ رسم مہانڈت۔ شاستر بروہ کل کی ناشک۔ اور دیش
 گہاتک ہے۔ یہہ اسی پاپتی رسم کا پرہیاؤ ہے۔ کہ کہیں قوم برس
 کی کنیا بڑے کے ساتھ بیاہی جاتی ہے۔ اور کہیں تیس تیس برس
 تک کنیا بیابیا ہی بیٹھی رہتی ہے۔ یہہ وہ ہتیاراکام ہے جو لاکھوں روپوں
 اور ہزاروں کنیاؤں کو تیار۔ بیزار رولاتے ہے۔ اور دیش ودھرم کو
 نقصان پہنچاتا ہے۔ جو آرج کل کنیا کا دیوی سمجھ کر پوجن کرتا تھا۔

اور کنیا کے گھر کا پانی تک ہی پینا نرک کا دوار سمجھتا تھا۔ آج اوسی
 کل مین کنیا کا روپیہ چکایا جاتا ہے۔ یہہ رسم ایک آدہ نہہین چاروں
 برنہنیں جاری ہو گئی ہے۔ غریب۔ کنگال نہہین۔ خواندہ اور مالدار بھی
 پنجہ مین گرفتار نہہین۔ پوشیدہ نہہین دن و ہاڑے۔ سر میداں۔ ڈنگونکی
 طرح کنیا کا سودا کھڑتا ہے۔ حالانکہ ایسا ہونا قانوناً جرم ہے یہہ سب
 جانتے نہہین کہ بواہ ایک دہرم کا پر بندہ ہے نہ کہ لونڈی غلام کا سودا
 میری رائے مین جو شخص اپنی لڑکی کا بواہ مین برے روپیہ لیتے
 نہہین وہ اپنی لڑکی کی خرچی لیتے نہہین۔ کیونکہ رنڈی ہر دفعہ اپنی
 نفیس چارج کرتے نہہین۔ اور یہہ پانی اکیشت اپنی لڑکی کی تمام
 عمر کی خرچی لیکر آپ اور اپنے پتر و نگو نرک مین پہونچاتے نہہین۔
 اور دہرم کو رساقل کو پہونچاتے نہہین۔ جیسے آج کل کھلے بازار اپنی لڑکی
 کی آنکھہ۔ ٹانگ۔ ناک۔ کان۔ منہ کی تعریف کر کر بلکہ دکھا کر سودا
 ہوتا ہے۔ اگلے زمانہ مین جب آٹھ پر کار کے بواہ ہوتے تھے تب
 بھی ایسا نہہین ہوتا تھا۔ اس رواج کے جاری ہونیکے میسر
 خیال مین تین سبب نہہین۔

گھرست
دہرم
اوپیش
نرک
کنیا
روپیہ
چکایا
جاتا
ہے
پنجا
میں
گرفتار
نہہین
پوشیدہ
نہہین
دن و
ہاڑے
سر میداں
ڈنگونکی
طرح
کنیا
کا سودا
کھڑتا
ہے
حالانکہ
ایسا
ہونا
قانوناً
جرم
ہے
یہہ
سب
جانتے
نہہین
کہ
بواہ
ایک
دہرم
کا
پر
بندہ
ہے
نہ
کہ
لونڈی
غلام
کا
سودا
میری
رائے
مین
جو
شخص
اپنی
لڑکی
کا
بواہ
مین
برے
روپیہ
لیتے
نہہین
وہ
اپنی
لڑکی
کی
خرچی
لیتے
نہہین
کیونکہ
رنڈی
ہر
دفعہ
اپنی
نفیس
چارج
کرتے
نہہین
اور
یہہ
پانی
اکیشت
اپنی
لڑکی
کی
تمام
عمر
کی
خرچی
لیکر
آپ
اور
اپنے
پتر
و
نگو
نرک
مین
پہونچاتے
نہہین
اور
دہرم
کو
رساقل
کو
پہونچاتے
نہہین
جیسے
آج
کل
کھلے
بازار
اپنی
لڑکی
کی
آنکھہ
ٹانگ
ناک
کان
منہ
کی
تعریف
کر
کر
بلکہ
دکھا
کر
سودا
ہوتا
ہے
اگلے
زمانہ
مین
جب
آٹھ
پر
کار
کے
بواہ
ہوتے
تھے
تب
بھی
ایسا
نہہین
ہوتا
تھا
اس
رواج
کے
جاری
ہونیکے
میسر
خیال
مین
تین
سبب
نہہین

(۱) استری ذاتی کی مہاکو بھول جانا۔ جیسے ہم دکھلا دینگے۔
 (۲) امیر و نکا بواہ شادی پر خرچ بڑا دینا۔ جس سے غریبوں کا मन
 ہونے لگا اور آخر یہ پاپ ہونے لگا۔
 (۳) دہرم اوپدیش نہ ہونے اور دویا کا ناش ہونے جگت میں بٹے
 باشنا بڑھگئی۔ جس سے بڑے بڑے بھی بواہ کرانے لگے خواہ اگلے روز
 بی بی رائے ہو جاوے ورنہ دہرم شاستر و مین اسکی بہت شدا لکھی ہے۔
 ویکھو روپیہ دیکر شادی کر نیکی سخت مانعت ہے جیسے لکھا ہے۔
 कंय कीता तु या नारी न पत्नी साभिधीयते ।
 न सा दैवे न सा पित्र्ये दासीता कबयो विदुः ॥
 ارکھ۔ جو استری۔ روپیہ دیکر یا ہی گئی ہے۔ وہ پتی۔ دیو۔ پتری
 کرم کے لائق نہیں ہے و اسی کہی جاتی ہے۔ ایسے ہی دہرم شاستر
 روپیہ لینے والے کی بابت فرماتے ہیں नकन्यायाः प्रियता विद्वान्
 गृहीयाच्छुक्लमप्यपि । गृह्णुच्छुक्लहिलोभेन सान्द्रोऽ
 पत्यविक्रयी ॥ १ ॥ स्त्री धनानि तु ये मोहादुपजीवन्ति ता च वाः ।
 नारीयानानीव स्रञ्चन्ते यायान्यधोगतिम् ॥ मनु ० ॥

۴۱

ماتنت

سی دور

نہ

سنت

سے

سین

نہیں

روپیہ

دودھ

چاندان

چندر

ارکھ۔ دہن لینے کے دوش کے جاننے والا کنیا کا پتا کنیا دان کے
 واسطے تھوڑا بھی روپیہ نہ لے۔ جو لوگوں سے لے تو کنیا کا بیچنے والا ہو۔
 اور گٹھ بندہ اور سنٹان بکری دونوں برابر ہیں
 ۲۔ جو پتھر بھرتی بند ہو۔ باندھو موہ کے بس میں ہو کر کنیا دھجگنی کے
 استری دہن اتھوا اوسکی داسی۔ سواری۔ تنھا لبترا دی اپنے کام
 میں لاتے ہیں۔ اون پاپ بدھو نیکی اور ہولتی ہوتی ہے۔ ایسے مہا
 بہارت میں کنیا پر روپیہ لینے کو مہا پاپ بتلا دیا گیا ہے۔
 اور یہ بات تو ہر شخص جانتا ہے کہ روپیہ دیکر بواہ کرنا ایک بیچ قسم کا
 بواہ ہے۔ اور بیچ بواہ کر نیکی شاسترو غلین بہت مخالفت ہے کیونکہ
 اس سے سلسلہ اولاد خراب ہوتا ہے یہ کہہا ہے۔

अनंदिताः स्त्रीविवाहं रनिद्या भवति प्रजा ।

निदिता निदिता नृणां तस्मान्निन्धा न्विवर्जयेत्

ارکھ۔ استری کی پراپتی کے لئے جو اچھے بواہ ہیں اون سے پور ش
 کے سنٹان بھی اچھی ہوتی ہے اور مذت بواہ سے پر جا بھی مذت
 ہوتی ہے۔ اس لئے مذت بواہ نہ کرے دیکھے جو وقت مہاراج چنگ کے
 اپنے وقت مہاراجہ دسرتھ کو راجندر جی کے بواہ کے لئے بلانے کو

اچودھیہ بھیجے۔ اور انہوں نے مہاراجہ جسر تھ کو یہ خوشخبری سنائی۔
 تو مہاراجہ جسر تھ دو نون کو انعام دینے لگے۔ تو انہوں نے یہ کہہ کر
 انکار کیا۔ کہ چار سے راجا کی لڑکی آپ کے بواہی جاوینگی ہم آپ کے
 گھر کا کچھ نہیں لے سکتے۔ جیسے تلسی داس جی نے کہا ہے۔ چوپائی
 سبھا سمیت راؤ انوراگے۔ دوت مہین دین پانچواں در لاگے۔ کہے انیت ہر
 مود یو کا نام دہرم بچار سب مہین سکھ مانا۔ آما جی ہی دہرم کا راج
 تھا۔ تب ہی آریا درت سکھ اور آئندہ ہوگ رہا تھا۔ فرمان بردار۔
 جانشا۔ اولاد۔ پیشہ کی حکمت غور بہانے والہ بہائی۔ سچی دہرم پر درہ
 استری سیان پر ختم ہیتی تھی۔ تیج کیا زمانہ آیا ہے۔ کہ اب کیا
 کنیا کی فضیلت کی تھیلی چکائی جاتی ہیں۔ اتنا لڑکی مہین بوجھ نہیں ہوتا۔
 جتنا اوسکا مول لیا جاتا ہے۔ پھر سپرہ یہ ہے کہ براہمن دیوتا
 اوسکو وید منتر و نسے پانی گرسن کراتے ہیں۔ اور پتا کنیا کا وان کرتا
 ہے۔ اور اسکے بعد مانا پتا کنیا کے گھر کا کہا نا پدینا ترک کر دیتے ہیں
 اور وحی مثل کرتے ہیں کہ ملی ہزار چوہے کہا کہ حج کو چلی۔ داماد کا
 گھر بگاڑے۔ زیور فروخت کرے۔ قرضدار بنا کر کل روپیہ لیلیا ہے۔
 اور داماد کو بھیکے مانگے اور لڑکی کو پینا پینے لایا کرے یا سبہ اوہر

خیال ہی نہیں ہے اسی گھرستی پر شوقم اس سب پر کاربانی کارکر
 رسم کو بند کرو۔ صرف بر کر بلا کر پھول پھل دیکر اور ساگ پانت کہا
 چاہے شدہ کنیا دان کرو۔ مگر اس قسم کی رسم مت کرو تاکہ بہا
 میں نذک۔ اور می۔ ناستک سنتان نیکیلی۔ اسی دختر فرو
 شرم کرو۔ غیرت کرو۔ کنیا کاروپہ لیکر پاپ کے بہاگی مت بنو۔
 روپیہ وفادہ سینے والا نہیں ہے۔ قوم و دلش کو غارت کر اپنی کنیا کو
 بد ہوا مت بناؤ۔ اور خود گہور سے گہور نک میں مت جاؤ۔

(۶) گھرست آشرم میں لڑکیاں نظر حقارت سے دیکھی جائیں
 لگی ہیں اسکو دور کرو

پیارو بہا بھو لائن میں لکھا ہے جا کو پر بہو دہرن دکھ دہین۔ واک لکھا
 مت پر شوقم ہر لائن۔ یہہ کہاوت ہمارے گھر بہت آشرم میں پور لکھا
 روپ سے گھٹ رہی ہے۔ جو اچھی باتیں تھی او لکھم بری سمجھو
 لگے اور جو بری تھیں وہ اچھی دیکھنے لگے۔ گھرست آشرم میں
 وکنیا وکلی عزت کرنیکی بڑی سخت تاکید ہے اوکلی جگہ اب کنیا

۴۵

آرند

روپی

چنب

گی لکھی

جہ جگہ

قائب

مین دین

ایان

جانیکا

خط

استریونکو نظر حقارت سے دیکھنے لگے ہیں۔ دیکھیے اس آشرم
 میں چھپا یہی درگا ششی کو درگا کے نام سے کنیا کا پوجن ہوتا ہے اور
 انکو بہو جن و ستر دیا جاتا ہے۔ اور جب تک انکا بواہ نہ ہو۔ یہہ دیوی
 (کنیا) کہلاتی ہیں۔ انہی کو سورگ پر اپتی کے لئے بڑے آئندہ آتساہ
 کے ساتھ بہت سارو پیہ لگا کر اور رو پیہ انکو دیکر برکودان دیا جاتا
 ہے۔ پہلے زمانہ میں جسکے کنیا نہ ہوتی تھی۔ وہ اپنے کو مند بہا گیہ
 سمجھتا تھا۔ اور اپنے کلیان منت کسی براہمن کنیا کا بواہ کرتا تھا۔
 اس میں شک نہیں کہ کنیا دان سے سورگ سد ہی ہوتی ہے۔ یا پونکا
 داس ہوتا ہے۔ بیش بڑھتا ہے۔ کشتہ پن حاصل ہوتا ہے۔ اور
 کنیا کے روم روم میں دیوتا کا لواں رہتا ہے۔ انہی کنیاؤں سے
 جگت چلتا ہے۔ غرضیکہ کنیا دان کا مہاتم شاسترو منین بہت ہی
 لکھا ہے۔ دراصل ہر ماتا نے جگت میں کنیا ہی پیدا کی ہیں کہ
 پورے دن کے دن کر نیسے پتیری کیش کا کلیان ہوتا ہے۔ اور انکے پتی بڑے
 دہرم سے پتی کیش کا اودار ہوتا ہے جیسے لکھا ہے۔

यस्य पत्नी भवेत्साध्वी पती खत परायणः ।
 सजयी सर्व लोकेषु सुसुखी सधनी पुमनः ॥

बाल ग्राही यथा बाल बला दुःख रते विलात ।
तद्वद्वर्ता समादाय स्वर्ग लोके महीयते ॥

ارکھ۔ جبکی استری پتی برتا ہے اور پتی کی سیوا میں تن پرست
اوس پورش کو سب لوگوں میں جے ہوتی ہے۔ اور وہی پورش مکمل
اور دہنی ہے۔

۱۱) جیسے سپولیا سانپ کو بیل سے بل سے کھینچتا ہے۔ ویسے
ہی استری پتی کو لیجا کر سوڑگ میں سکھایا جاتا ہے۔

مگر جہاں دیش میں اعدیا نے دھیرہ جمادیا۔ دہرم وادہرم کا بچار جاتا رہا
اچھے برے کی تمیز اٹھی۔ وہاں پوترا اور گلیا کا رنی استری ذاتی
کو بہری سمجھنے لگے۔ کنیا کو بری نظر اور لڑکے کو اچھی طرح سے
دیکھنے لگے۔ کنیا کو سیوا کو بیگار اور پوترا کی سیوا کو دل سے کرنے لگے۔

بہو جن دیستریں بھی لڑکوں سے بہت فرق رکھا جانے لگا۔ یہاں
تک کہ کنیا کا ہونا ہی منحوس سمجھا جانے لگا۔ اور بہت سے ظالم کنیا
کو پیدا ہوتے ہی مارنے لگے۔ اور وہیں بہت کچھ ظلم کئے جسکے لکھنے
سے کلیجہ کا پنا ہے۔ اب بھی ہمارے دیش میں کنیا ہونے پر رونا

۲۰

دیش کی

آواز

بریں

کین

نہیں

میں

حال

جائے

نہیں

میں

سے

جاتا ہے۔ اور اپنے کو بڑا بہاری بد نصیب سمجھا جاتا ہے۔ یار۔ مٹر۔
 سگے۔ سمدھی۔ لڑکی ہونے پر فکر کرتے آتے ہیں۔ یہاں تک جس عورت
 کے لڑکی پیدا ہوتی ہے او سکی وہ خاطر بالکل نہیں کی جاتی۔ جو لڑکا ہونے
 پر ہوتی ہے۔ کنیا و نکو ڈنگرو کی طرح ڈالے رکھتے ہیں نہ اونکے وقت
 پر دودھ پلانے کی خبر۔ اور نہ اونکے رونے چلانے پر غور۔ غرضیکہ انکو
 بہت ہی بُری طرح پالا جاتا ہے اور بہت ہی برا سلوک کیا جاتا ہے
 اور بال بواہ۔ بڑھی کے ساتھ بواہ۔ چھوٹے لڑکے کے ساتھ بواہ کر کر
 انپر بڑا بہاری ظلم کیا جاتا ہے۔ اور انکے مرنے کو ہر حال میں خوش سمجھا
 جاتا ہے۔ انکے حقوق لڑکوں سے بہت ہی کم سمجھے جاتے ہیں۔ مگر اصل
 یہ بڑا بہاری پاپ ہے۔ لڑکا اور لڑکی دونوں الیشور کے جیو میں اور
 بہا گیبش اونہیں ہوتے ہیں۔ شاسترو کی رو سے انہیں کچھ بھی فرق
 نہیں ہے جیسے لکھا ہے۔

यथैवात्मा तथा पुत्राः पुत्रेणा दुहिता समा ॥

ارکھ۔ جیسے اپنی پنا آتما کو سمجھے۔ ایسا ہی پوتر کو سمجھے۔ اور جیسا کہ پوتر
 کو سمجھے۔ ایسا ہی کنیا کو سمجھے۔ دیکھئے انگریز و غنیم لڑکے اور لڑکی جائدا زمین

برابر حصہ ملتا ہے۔ کچھ فرق نہیں ہوتا۔ جو کہ اصل قانون قدرت کا منشا ہے۔ ایسے ہی ہمارے رشی مہرشیوں نے پتیری کپش میں کنیا و نکاح کئی کئی لپٹ تک کا ٹکس لگایا۔ اور ہر ایک موقع پر اونکو دینے کو لکھا ہے کنیا ہی نہیں اس کے پتی کپش کے بہت سے جنو نکا ٹکس بھی پتیری کپش پر قائم کیا ہے۔ برخلاف اسکے اب لڑکی کو لڑکے سے بڑا کہانا۔ براہینا اور اونکو دیا سے محروم رکھا جاتا ہے۔ اور ڈنگرو کی طرح اونکو سوئپ دیا جاتا ہے۔ جس سے بہہ جلد جلد بدھا مین ہو کر نا ناپہ کار کے دکھ ہو گئی ہیں۔ اور شاسترون میں جو انکی عزت لکھی ہے اس سے بالکل بے خبر ہیں۔ جیسے لکھا ہے۔

यत्र नार्यस्तु पूज्यन्ते रमन्ते तत्र देवताः ।

यत्रै तास्तु न पूज्यन्ते सर्वास्तत्र फल क्रियाः ॥

प्रजनार्थं महाभागाः पूजार्हा गृह दीप्तयः ।

स्त्रियः श्रियश्च गेहेषु नपिशेयोऽस्तिकं च नः ॥

ارتھ۔ جس کل میں پتا آدمی کر کے استری پوجی جاتی ہیں۔ وہاں

دیوتا پرشن ہوتے ہیں۔ اور جس جگہ بہہ نہیں پوجی جاتی ہیں وہاں سب یک۔ آدمی کر یا نشپھل ہو جاتی ہیں۔

۴۸
ماربازی
کر
اور
بھی
جست
میں
میں
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

(۲) گھر کی بیوشن استریان مہا کلیان کاری پوتراوتین کرنے سے
انیک پرکار سے کلیان کی پاتری اور عزت کے لائق ہیں۔ اور گھر میں لکشمی
اور استری میں کچھ بھی بھید نہیں ہے۔

اس لئے ہر ایک شخص کا فرض ہے کہ کتیاؤنکی پرورش و استریوں
کی عزت میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑیں۔ یہ آپ کو پاپ ساگر سے پار
کریں گے۔ ان کی سنان سے آپ کو پانی ملیگا۔ یہ جگت میں اوتھ
سنان پھیلائیگی۔ اور منش ذاتی کو قائم رکھیں گی۔ یاد رکھو جب تک
کتیاؤنکی پرورش کا اوتھ انتظام نہ ہوگا۔ اور بھید بھاؤ دور کر کر شاسترو
ریتی سے انکی عزت نہ کی جاوے گی۔ تب تک گھرست میں اوتھ سنان
کا ہونا مشکل ہے۔ برخلاف اسکے آپ کتیاؤن سے برا سلوک کرینگے
ان کی پرورش میں کمی کرینگے۔ انکی عزت و توقیر و خبر گیری میں کمی
کرینگے۔ ان کے دکھ پانیکے جو ذریعہ مال بواہ وغیرہ اس کتاب میں
بتلائے ہیں ان سے رکھنا کرینگے۔ تو انکو از حد تکلیف ہوگی۔
یہ آپ کو شاپ و بیگی جس سے آپ کا کل اور آپ کا دلیش بھم
ہو جاوے گا۔

جب سے گھرست آشرم میں کھنیاؤں کو نظر حقارت سے دیکھنے لگے۔ سڑکا
اور اڑکی میں فرق سمجھنے لگے۔ استریوں کی قدر و منزلت جاتی رہی
ان کو پاؤں کی جوتی خیال کرنے لگے۔ ان پر طرح طرح کے ظلم ہونے
لگے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آئندہ اور لکشمی نے یہاں سے کوچ کر دیا۔ مارکا
اور گربھ میں گمانی پیدا ہو نیکا دور وازہ بند ہو گیا۔ اب گھرستوں کو لوک
لو۔ پر لوک کے تنکے کے واسطے کھنیاؤں کی استریوں کی ساتھ شاستروکت
برتاؤ کرنا چاہیے۔ اور یہ جو کو رتی پھلی ہے اسکا ناش کر دینا چاہیے۔

گھرست میں استری کشا ضرور کھیلنا

یہ بات اہم ہے۔ کہ سنسار روپی گڑھی کے لئے استری و پورش
دو پیہ ہیں۔ جب تک گڑھی کے دونوں پیہ سب طرح بھوار نہ ہوں
تک یہی کہ پلنا محال ہے ایسے استری پورش دونوں جب تک
سوشکت اور دونوں نہ ہوں۔ گھرست آشرم کا کام ٹھیک طور پر نہیں
چلتا سنتا۔ گرا آج کل دیکھا جاتا ہے پورش عالم ہے تو استری
سورنہا ہے جس سے دونوں کے بھاؤ نہیں ملتے۔ اس سے گھرست

پورسٹ

پورسٹ

پورسٹ

پورسٹ

پورسٹ

پورسٹ

پورسٹ

پورسٹ

پورسٹ

پورسٹ

پورسٹ

پورسٹ

پورسٹ

آشہم کو کافی پہونچتی ہے۔ مگر اوو یا دیوی کی گریہ سے آج ہم
 استریوں کو ست سکشا دور دیا پڑنا پاپا پتجے ہیں۔ انکو
 لونڈی اور خدمت گار سے زیادہ مرتبہ دینا پسند نہیں کرتے
 مگر یہ بات سناستہ بردہ ہے۔ جو لوگ استری سکشا کے بروہی
 ہیں۔ وہ اپنے اور اپنی سنان اور اپنے دلش کے دشمن ہیں۔
 وہ نہیں سمجھتے۔ جیسا کارن ہوتا ہے۔ ویسا ہی کاریہ ہوتا ہے۔ اگر
 استری مور کہہ پت تو سنان کیسے لاتی ہو سکتی ہے۔ اور بچہ
 گر بچہ میں ہوتا ہے تو ماما کے خیالات کا اثر بچہ پر بہت پڑتا ہے
 ماما مور کہتا ہے تو اس کے خیالات کیسے شدہ اور پورا پورا نہ ہو سکتے
 ہیں۔ اسلئے مور کہتا استری بچہ پر بہت برا اثر ڈالتی ہے۔ اگر ماما کے
 خیالات شدہ۔ پورا اور میرتا کے جب ہی ہو سکتے ہیں۔ جبکہ وہ
 سکشا دتی اور دیا دتی ہو اس کے علاوہ بچہ کم سے کم ماما کی عمر
 تک ماما کے ساتھ رہتا ہے۔ اور اسکی تقلید کرتا رہتا ہے اب آپ
 اندازہ لگاویں کہ مور کہتا استری بچہ کو کیا سکشا دے سکتی ہے۔
 بہر حال اپنے اپنے پونتر خیالات اور مور کہہ حالات کی مہر اس کے شرم دس پر پڑتی

بیان

چاند

میں

سک

چند

کے

وہ

کے

کی

دیتی ہے۔ جو کہ ساری عمر اس کے سینہ پر لگے رہتے ہیں اور کسی طور سے دور نہیں ہو سکتے۔ ورنہ وہ اوستھ ہے۔ جس اوستھا میں دوشی ماما اپنے بچہ کے سینہ پر پوتر۔ شدہ۔ میرتا کے خیالات جاسکتی ہے اور باتوں ہی باتوں میں اس کو سداچار سکھلا کر سدگن بنا سکتی ہے۔ اور وہ کام کر سکتی ہے جو دوسرا کوئی نہیں کر سکتا جیسے لکھا ہے۔

नास्ति मातृ समो गुरु ॥ भारते ॥

یعنی ماما کے سمان بالک کا کوئی گرو نہیں ہے۔ اور منیو سمرتی میں لکھا ہے کہ ماما بالک کے لئے دس ہزار گرو سے بھی بڑا بکر ہے حاصل کلام یہ ہے۔ کہ لائق اور دیا دتی ماما بچہ کو امرت پلا سکتی ہے اور سور کہا استری بچہ کو زہر پلاتی ہے۔ کیا پوتر وہ زمانہ نہا اور کیا مناسب نصیب ہے اولاد تھی۔ جبکہ ماما میں دوشی ہوا کرتی تھیں۔ اور بال پن میں ہی اپنے بچہ کو نکالتی۔ سداچار۔ دہرم اوپیش وغیرہ حد گونگی مہراون کے سینہ پر لگا کر آچار یہ کو سوختی تھیں۔ جب ہی اس گمہ ست میں دویا کے بھٹدار۔ تیج کے پونج بل کے سمندر اور سد گونہ کاں ہوتے تھے۔ مگر جب سے مود کہا استریاں رہنے

چپ

اور کو

سواچ

نہیں

رہی

نہیں

نہیں

نہیں

نہیں

نہیں

نہیں

نہیں

لگی۔ انکو دہرم سکشا ملنی نہ ہوئی۔ برسے خیالات اور برسے آچار
 کے ماسٹر ہو کر۔ بچہ سکولوں میں جانے لگے اور یہہہ کتنے بڑی مانی اس
 آشرم کو پہونچی۔ کہ جن گھروں میں دیوتاؤں کا پوجن۔ شاستروں کی
 کہتا۔ جہاں یوگ و دیاسیکھا کرتی تھیں اور ایشور کی بھگتی میں ہر وقت
 لگن رہتی تھیں۔ وہاں اب ۳۳۰۰۰ ہزار دیوتاؤں کو چھوڑ۔ ایشور سے
 مکہ موڑ۔ پیر۔ فقیر۔ شیخ۔ سدو اور قبر و مٹی پوجا ہونے لگی۔ اور غیر
 مذہب کے پرستش گائوں میں جا کر بچوں کے منہ میں تہو کو اٹھانے لگیں۔
 یہہہ سب استریوں کو سکشانہ دینے دست و دیا نہ پڑھانے کا نتیجہ
 ہے جس گھرست میں استریاں شاستروں کی کرتا۔ گیانی ٹیکا
 کار۔ اوپیشکا۔ بہاری بہاری شاستروں کو ملکی بدست ہوتی تھیں
 آج وہاں پر صرف گیت گانا اور سیٹھنے سنانا باقی رہ گیا ہے جہاں ایک
 دہرم ایک برت نیا۔ کاسے۔ بچن۔ س پتی پد پریا۔ کا نقارہ ہر دم بجا کر تاننا
 آج وہاں پر اغوار عورتوں کے مقدمات بے تہاہ ہو رہے ہیں۔ اور ہر
 وقت پتی سے بروہہ رہتا ہے۔ اور ساس۔ خند۔ دیورانی۔ جھٹانی
 میں دنگا و فساد ہو رہا ہے۔ نہ ساس کی سیوا اور نہ پتی کا آدر۔ چار۔ چوہر۔

نہیں
 ۵۳
 خزانہ
 شری
 ایشور
 کی
 پتی
 سکشا
 کو
 دینی
 اور

پاکھنڈی - دھورت - اور بونٹی سیوا سنت ان کے لئے کرتی ہیں اور
 اور اور وحر مارے ناری پھرتی ہیں - جنگی اولاد بھی ایسی لایق ہو ہی جو
 کہ دہرم کے نام سے نہ پائیگ آتی ہے اور غیر مذہب پر لٹو ہو
 جاتی ہے - اسے علاوہ مور کہا استری سنتان کے پالنے کی تکیہ
 اور بچہ میں رہنے کی اور ستھا کا قاعدہ - اور سنت کی قاعدوں کو
 نہیں مان سکتی - اور نہ یہ سمجھتی ہے کہ بچہ کو کس چیز سے فائدہ اور
 کس سے نقصان ہو تکیہ اور بچی برت دہرم کی مہاکو تو وہ کیا
 سمجھ سکتی ہے - سانس - شکر - دیور - بچہ دیور و اھن - سے
 کس طرح بڑا د اور اھن کو رنی چاہیے اس سے محروم رہتی ہے اور
 خراج مانگی لکھا لکھ کا انتظام کرنا تو مور کہہ استری سے بن ہی
 نہیں سکتا - مخطا کہہ سکتی ہے اور نہ اسے خطا کو پہنچ سکتی ہے
 اور اسی سبب سے مور کہا کہ وہ بڑے بڑے کے لئے مارا مارا پھرنا پیتا
 ہے - اور پوشیدہ بھید دوسرے کو ظاہر ہو جاتا ہے - اور نیز گنوار
 استری دھورت - پاکھنڈی سکہ فریب میں جلد آجاتی ہے -
 اور نہ مور کہہ استری کو دہرم دہرم بلکہ بڑے کا بچہ ہو سکتا ہے

اور نہ انتظام خانگی میں بدستی کو کچھ صلاح مشورہ دینے کے لائق ہوتی
 ہے۔ یہ سب خیال میں استریوں کے مور بہہ رہنے اور ست سکتا
 نہ ملنے سے سخنان لائق۔ بے عقل۔ بے شعور۔ ڈرپوک۔ اور مری
 پاکھنڈی۔ کم طاقت۔ کم حوصلہ۔ بد خیالان۔ بد صورت پیدا ہونے لگی
 ہے۔ اب جب تک استریوں میں ودیا اور ست سکتا کا پرچار نہ ہوگا
 نہ بدستی برتنہ دہرم کا راج ہوگا۔ اور نہ سخنان بہادر اور دھارمک
 پیدا ہوگی۔ نہ دوش متیگا۔ اور نہ پاکھنڈیوں و اور چار یوں کا زور گھٹے گا
 نہ ہمارے میں سے میر پرستی۔ قبر پرستی کی جڑ کٹے گی۔ نہ سنگھار
 کا پرچار ہوگا۔ غرضیکہ ہمارا اونٹنی پر پوچھنا بہت کمشن ہے۔ اور نہ
 استری گھر ست کے سدھار میں بہت بڑی سدھار ہے۔ اور مگر
 نہیں کہ بدون اودیا کی جڑ کاٹنے اس سے چار سو سکتیں پہنچانے میں
 مناسب استری پورش خزانہ اور سکشاوان ہوتی تھیں دیوتی
 کوشلیا۔ ودیا دھرمی۔ انوسویا۔ سندروپ۔ کنتی۔ ورودھی۔ منندو
 گارگی وغیرہ سب دیش میں پختہ ہونے والی ہیں۔ مگر ان مصر
 استری مہاراج سنگھار چاریہ واسپتی کے شاہستار میں

بہت مقرر ہوئی تھی اور نیز بہت سے سنکاروں پر استری کو اپنے منہ سے منتر اچارنے کی اگیا ہے جو کہ خواندہ ہی کر سکتی ہے اور نیز بہت شاسترو میں خواندہ استری کی یہی تعریف لکھی ہے۔ جنکے حوالہ بخوف طوالت یہاں پر دینے سے مجبور ہیں۔ ناظرین کو شاستروں کے اوپر کن سے اصل حالات روشن ہو سکتی ہے۔ مان اسوقت استریان بچی پر تا دہرم سے گر گئیں۔ ننگے پاؤں پھرنے کو دیو و ملک پوجنا باقی رہ گیا۔ گرو جی کی کٹھی موکش داتا بن گئی۔ اسوقت گھرست میں اچھی سنان پیدا ہو نیکے لئے۔ بچی برتا بنانیکے لئے۔ پیر پرستی۔ قبر پرستی۔ پاکند پرستی۔ سیٹھنے وغیرہ چھوڑ نیکے لئے استری سکشا ضرور ہونی چاہیے۔

ہوشیار رہنا

استریوں کو اس زمانہ میں دیوناگری۔ کچھ حساب۔ حفظ صحت کے قواعد۔ بچی برتا استریوں کے جیوں پر تر۔ سداچار۔ دہرم سکشا۔ دہرم گرتھ۔ بڑھانا۔ لکھنا اس قدر کہ چٹی پٹری لکھنے کی محتاج نہ رہیں انگریزی

پڑا کر بی اسے کی ڈگری کر انیکا خط لکھو بیٹھنا بیہ وہی اثر رکھیا جیسے
دیوانہ کے ہاتھ میں چھری۔ ہکو اس زمانہ کی نئی روشنی کی ضرورت
نہیں ہے یہ کم ہو لی ہے۔ دہرم کم آدی کرتا ہے گھرستوں کو
یہاں پر فرض ہے۔ غیر مذہب کے تعلیم گاہ میں مت پڑھنا۔ اپنا
آپ پڑھنے و سیکھا کا انتظام نہ کر سکو تو خود پڑھنا اور سکھا دینا۔
یا ملکر انتظام تعلیم کر لینا۔ تاکہ آج کل گھرست آشرم میں جو کوریٹی اور دہرم
روپی بہوت جو چھپے ہوئے ہیں۔ دور ہو جاویں۔ اور استری و پورش
سوشکشا سے پورت ہو کر اپنے اپنے دہرم پر کچی بد ہو جاویں۔

(۸) گھرستوں کا دہرم ہے کہ بیوہ و یتیموں کی پرورش و حفاظت کریں
بہاگیہ کی منڈا۔ کہوٹے کر مون کے سبب اب گھرست آشرم میں بیوہ
و یتیموں کی تعداد بھپیتی جاتی ہے۔ اس بات کو کہنے کی ضرورت نہیں کہ
جہاں ایک بد ہو ابھی ہوتی ہے وہاں بھیکر حالت ہوتی ہے۔ اوجہاں
ہزار۔ تاکہ میں کر ڈوڑھ پر تعداد پہونچ جاوے وہاں کیا حالت ہونی
چاہیے۔ پیار سے ناظرین جہاں بال بد ہوا بیٹھی ہے وہ گھر نہیں

دکھہ نادھارہ ہے۔ جہان تیرہ روات ہے وہاں آند نام کو نہیں منہ لکھا
 ہمارے دلش میں چاروں طرف تھیوں کی چلچلاہٹ ہے۔ بیواؤں کی
 گریہ زاری کی آوازوں سے کان پھٹے جاتے ہیں۔ نہیں معلوم پروتا
 نے اس دلش کے بہاگیہ میں کیا کیا لکھ رکھا ہے۔ جہان تھیوں
 اور بیواؤں کی تعداد دن بدن ترقی پر ہو۔ راست جانو وہ قوم اوریش
 مہا اور گتی کو پہونچیکا۔ اس قوم کے پانی ہونے میں شک نہیں
 کہ جس میں دن بدن بیواؤں و تھیوں کی تعداد بڑھ رہی ہو۔ ان
 بیواؤں و تھیوں کی پردریش کرنا ہزیاب کا فرض لازمی ہے کیونکہ
 ان سے بڑھ کر دکھیا دنیا میں اور کوئی نہیں ہو سکتا ہے۔ ایک کا
 پتی مرزاو سننے لے جہان میں اندھیرا کر گیا۔ ایک کی ماما پتا مرزاو کو
 انا تہ چھوڑ گئے۔ ان دونوں کے قے سچ مچ عاقت اندھیرا روپ
 ہو گیا کیونکہ ان کے آند دینہ والا جگت سے چل دیئے انکی دلجوئی
 کرنا انکو صبر دلانا۔ حفاظت میں رکھنا۔ پردریش کرنا۔ ان کے وارثین
 کا پورن فرض ہے اور جو شخص اپنی قوم کی بیواؤں و تھیوں کی
 مدد اچھا دہرم سمجھ کر نہیں کرتا وہ مہا اور ہم پانی ہے۔ کیونکہ قوم کے بنا

پست

سچ

مہا

پست

سچ

مہا

پست

سچ

مہا

پست

سچ

مہا

روان کی مدد کو نہ کر سکتا ہے۔ اور قوم کے سر پر اوعلی بھلائی و برائی کا
 بار ہے۔ مگر گھرست میں اب بڑی کوریٹی یہہ پڑ گئی ہے کہ بیواؤں کا
 جو دہرم مث سترنے لکھا ہے اونپر اونکو نہیں چلایا جاتا۔ بر خلاف
 اسکے یہ وقت عورتیں اوسکو دکھیا اور انکو سمجھ کر کسی بات میں تکلیف
 نہیں دیتیں اوکی آزادی میں فرق ڈالنا مناسب نہیں سمجھتی۔ پھر
 پھر اسے سے منع نہیں کرتیں۔ اور اوسکو اچھا کہا کہاتے و پھرتے و
 ہنستے و بولنے پر زور دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس پر ایشو کی بیٹا
 تو پڑ گئی۔ اچھا کہا نے اور پہرے سے ست روکو۔ اور اوسکو آرام دو۔
 جس کا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ بدھوا میں آزادانہ پھرنے لگ جاتی ہیں۔ اچھا
 کہا نا۔ بدن کو آرام دینا۔ اور عمدہ بستر پہنا۔ سستی لگانا۔ پٹی جانا۔ یہاں
 ڈالنا وغیرہ میں سہاگن اسٹریو نکو بھی بات کر دیتی ہیں اور محبت بھی
 اوکی ایسی غور تو نہیں رہتی ہے جہاں راگ و رخش کی باتیں ہوتی ہیں
 ہر وقت پرشو نکاؤ کر ہوتا ہے۔ منہسی۔ مذاق اوڑا کرتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہہ
 ہوتا ہے کہ کال دیو اوسکے عزت و حرمت پر غلبہ پالیتا ہے۔ اور سکشا
 دینے والہ کوئی ملتا نہیں۔ پاپی پر شش بگاڑنے کو تیار رہتے ہیں۔

بہت بد ہوا مین اپنے دہرم کا نالش بھی کر دیتی ہیں اور جس سے بہت
کچھ دلش میں کو کرم ہوتا ہے جسکے لکھنے کو قلم نہیں چلتا۔ یہہ کیفیتیں صرف
اس واسطے ہو جاتی ہیں کہ بد ہواؤں کو بد ہوا کے دہرم پر چلانے کی کوشش
نہیں کی جاتی کون نہیں جانتا کہ خالی بیٹھنا پاپ کی صورتی ہے۔ اور
ادھر ادھر پھر ناعورتوں کو بہت جلد بگاڑتا ہے جیسے لکھا ہے۔

पानं दुर्जन संसर्गः पत्याच विरहा टनम् ।

स्वप्नश्चान्य गृहे चासौ नारीणां दुःखसाधनम् ॥

ارکھتہ۔ مدہ پان۔ شراب۔ دوستگ۔ بد صحبت۔ پتی کا برہ۔ گھر گھر کا

ڈولنا۔ سوپن میں دوسرے پرش کی اچھا۔ اور گھر میں اکیلے رہنا یہہ
چھ استریوں کے دوشن ہیں۔ اور آزادی استریوں کے لئے زہر
قاتل کا اثر رکھتی ہے۔ کبھی استری کو آزادی نہیں دینی چاہیے۔
جیسے لکھا ہے۔

पिता रक्षति कौमारं भर्ता रक्षति यौवने ।

पुत्रश्च स्थाविरं भावे न स्त्री स्वातंत्र्यमर्हति ॥

ارکھتہ۔ راکھن میں پتا۔ جوانی میں پتی۔ اور بڑھاپے میں پوتر کر کشا کرتا ہے

استری کو کبھی آزادی نہیں دینی چاہیئے۔

اور یہ سب باتیں اس وقت گھر سہنوئیں موجود ہیں۔ بدھوا استریوں کا
 و ہرم بہرہ ہے۔ کہ وہ بدن کو آرام نہ دیں۔ من کو روکیں۔ تن بس کریں۔
 گمان۔ و ہرم میں روچی بڑھاویں۔ برت نیم کو اختیار کریں۔ نیم نیم کا پالن
 کریں۔ جت اندری رہیں۔ ہر وقت کام میں مشغول رہیں۔ بیکار ہرگز
 نہ بیٹھیں۔ آچار بچا رشہ رکھشیں اپنے و ہرم میں روچی بڑھاویں۔ ست
 بوغیں۔ پونز رہیں۔ سنشوش قائم رکھیں۔ بپت میں بھی و ہرم نہ چھوڑیں
 بھجن۔ پاٹھ کریں۔ ہنسی۔ ٹھٹھا۔ مذاق کے پاس نہ جاویں۔ پرش کا میلان
 تک کریں۔ راگ رس کی باتیں نہ سنیں۔ اندریوں کو بس میں رکھیں عجا
 کو ہوشن بنا دیں۔ پرش کے سایہ تک سے شرم دیں۔ اپنے کشتیوں کے
 کہنے میں چلیں۔ اپنے من کی چاہی کریں۔ بد صحبت میں نہ بیٹھیں۔ سوئم
 بوجن کریں۔ اسی نہ چوسے۔ گیان۔ میراگ کی پتکوں سے دل بہلاویں
 یہ وقت گھر کے کام میں مشغول رہیں۔ اپنے کرموں کا پھل سمجھہ شاکر رہیں
 ان ہر ہر تہر استریوں کے پابند رہتے سے وہ اپنے و ہرم کو بخوبی نبھا
 سکتی ہیں۔ اور ہر ایک میں سکھایا سکتی ہیں گھر سہنو کو لازمی ہے کہ جو تین

بدھواؤ نکو اور دلش کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ او نکو تھا کہ بدھواہ نہ ستر
 کو اپنے دہرم پر چلا دین۔ مگر آج بڑا بچتر زمانہ آیا ہے۔ کہ آج سب
 برائیوں کو چھوڑا اور سب کو ریتوں سے منہ موڑ ہر ایک نو شکست خٹکین
 کی نظر ان مصیبت زدہ دلش کی بدھواہ و نہر پڑتی ہے اور وہ انہی بیا یوں کو
 دلش کے لئے غارت کر سمجھ رہے ہیں۔ اور او نکو یہی فکر دہلا کر رہا ہے
 کہ ان سے حل اسقاط وغیرہ کرانٹکی اُمید ہے۔ اور وہ ان بچارے
 مصیبت زدہ کو دوسرا ہواہ کرنا دلش کا ہت سمجھ رہے ہیں۔ مگر کچھ
 ادنیٰ کم اندیشی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ان سے دلش میں کچھ مافی نہیں
 ہو سکتی بشرطیکہ ٹھیک قواعد پر ان کو چلا یا جاوے۔ انکو دوسرا
 بچی کرنا یہ مشا ستر بدھواہ اور برن ش نکر اولاد پیدا کرنے اور گو تر
 بھر ش کرنے کا باعث ہو گا جس سے بہت بڑا نقصان ہو گا اول
 دیکھتا ہیہ ہے کہ بدھواہ میں ہوتی کیوں ہیں۔ اور دوسرے موجودہ بدھواہ
 کا کیا جاوے۔ جس سے دلش دہرم کی مافی نہ ہو۔ اور انکا دہرم بھی قائم
 رہے۔ یہ تو آپ جانتے ہیں کہ پر ماتھا دیا لو۔ نیا کاری بدھواہ اور انہی
 میں۔ اور انکا جو کام ہے وہ ٹھیک نیا سننے کی ساتھ کر مین کے انکول ہے

پر ماتھے اپنے ٹھیک بنائے آدمی گن کے ساتھ اس کے پاپوں کی سزا
 بد ہوا بنا کر اس کو بہت قسم کے عیش و آرام سے تمام عمر محروم کیا ہے
 اور یہ جو مجروحوں کی تعدادوں بدن بڑھ رہی ہے یہ سب گہور پارہنگا
 نتیجہ ہے۔ دنیا میں بھی راجا پانی پر شون کو عمر قید کی سزا دیکر اس کی
 آزادی وغیرہ سب طاقتوں کو چھین لیتا ہے۔ جب ہم اس میں کچھ
 نہیں کر سکتے تو پر ماتھا کے انصاف میں فضل دینا کہاں کی دانشمندی
 ہے اب غرض یہ ہے کہ جن فحشوں سے یہہ پاپ بڑھتے ہیں۔
 جسکی سزا بد ہوا میں ہے اور نکور و کاجاوسے۔ کیونکہ جس سوتے سے
 زہر نکل رہا ہے اس کو اول بند کرنا چاہیے تاکہ اور زہر آنے سے بند
 ہو جاوے۔ اور جہیز ہر جگت میں پھیل گیا ہے اس کو ایسے طور
 پر رفع کیا جاوے کہ جس سے کسی کو نقصان نہ ہو۔ شاستروں
 کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ جو استری بچی کی سیوا نہیں کریگی
 اور بچی برتنا نہ ہوگی وہ اگلے جنم میں جوانی میں بد ہوا بنیں گی۔ جیسے
 شتری متی انو سو یا جی نے مہارانی سیتا جی کو اوپر پیش بھی کیا ہے
 بچی پر تکی کو ل جنم چہن جانی۔ بد ہوا ہوئے پاسے ترو نائی۔ اسکا

مطلب یہ ہے۔ پتی سے برخلاف استری جہان جا کر ختم لیگی۔
وہاں ہی جوان اور ستھامین بد ہوا ہو جاوے گی۔ اس سے بہت ثابت
ہے کہ اول پتی برت دہرم کی سکشا کنیا کو ہونی چاہیے۔ استری
و پریش کا ان میں ہی بد ہوا جاتا ہے۔

دوسرے بچوں کا شاستر بروہہ بال بواہ۔ بڑھے اور بالکا کا بواہ۔
اور اسی طرح اور بہو بڑی چھوٹی بننے کا بواہ آدمی بیدک شاستر
کی رو سے بد ہوا بنانے کے مارگ میں اسلئے انکو بند کرنا چاہیے۔ ونیز شونکا
استری برت دہرم چھوڑ کر پر استری گمن میں لگ جاتا بھی دلش میں
بد ہوا میں پیدا کرنے والا ہے۔ کیونکہ اوس سے وہ بہت جلد عمر کم ہونے
سے مر جاتے ہیں جیسے لکھا ہے۔

नहो दृश्य मनायुष्यं लोके किंच न विधत्ते ।

या दृशं पुरुषस्येह परवारोपसेवनम् ॥

ترجمہ۔ اس لوگ میں پریش کی عمر گھٹانے والا ایسا کچھ نہیں ہے
جیسے پرانی استری کا سیون۔

میسر خیال میں پتی برت دہرم کا نشٹ۔ بچو نکا بواہ۔ بڑھو نکا بالکون

بواہ اور بہو بڑی چوٹا بنا والہ بواہ - لڑکی پر روپیہ لینے والا بواہ اور پداستر
 گن بیہ سب بد ہوا بنانے کے دروازہ مین اور بیہ سب پر شون کی ظلم سے
 کھلے مین - کیونکہ بیہ سارے کرم پرش ہی کرتے مین اور جنکا پھل پیاری
 استریاں بہو گنتی مین اور پھر ان پر ظلم بیہ کیا جاتا ہے کہ اونکو اور پتی کر اگر ہم
 جنانتر تک بد ہوا بنانے کی کوشش کی جاتی ہے اسلئے جنکو دلش پر پچا
 ہے اونکو بیہ دروازہ بند کرنے چاہئین - ورنہ کسی ایک بد ہوا کا دوسرا
 پتی کر کرست لگاڑ دیا - اور پراتما کے دربار سے پچا پس بد ہوا مین بنی - تو
 کیا نتیجہ ہوا - سوائے اسکے کہ ایشور کے ساتھ لڑائی باندھی جاوے -
 اب ضرورت صرف بیہ ہے کہ آئندہ بد ہوا ہونگی مارگ روکے جا کر موجودہ
 بد ہواؤں کو حفاظت کے ساتھ بد ہوا دہرم پر چلایا جاوے - یاد رکھو ست دتی
 کاست پانی پرش نالیش کر سکتا ہے اور جو بد ہوا مین اپنے دہرم کو چوڑ
 کو کرم مین لگی مین وہ بھی پرش یا پیونکاست سنگ لگنے سے ہوا ہے - کیا
 اچھا ہو کہ پرشونکو ہی استری برت دہرم پر قائم کیا جاوے - کہ سوائے
 اپنی استری کے دوسری استری کو ماتا کے تلمیہ سمجھین تاکہ بیہ غلط نہ ہی
 مٹ جاوے ورنہ کیا دوسرے پتی کر لینے پچا روک سکتا ہے - پچا نہیں

ذرا آپ اُن قوموں کی تواریخ کو پڑھیں جنہیں کرپوہ جائز ہے۔ تو آپ کو پتہ
 لگے کہ کس قدر مقامات اغوائے وغیرہ کے اونکے دائرہ ہوتے ہیں اور یہ بھی
 قاعدہ ہے کہ اندریو کو بشتے بہوگانے سے ترقی نہیں ہوتی ہے۔ اٹا دونی
 ترشنا بھٹک اٹھتی ہے جیسے اگنی میں گھی ڈالنے سے دون اگنی تیز ہوتی
 ہے عرض کہ شاستر کا منشا یہ ہے اندریو کو بہوگ کی نسبت دہرم کرو۔
 پھر آپ کا دوسرا ہواہ کہ اندریو کو بہوگ میں لگنا کہا انکا دہرم کا کام ہے اگر
 بہو کہو کہ اگر وہ چند ری نہ رہے تو ہم کہتے ہیں کہ کونسی استری ہے کہ جو
 بہوگ نہیں چاہتی۔ اور وہ کونسی بد صحبت ہے جو کہ بگاڑ نہیں سکتی اگر
 آپ نیم ونیم واندری دہرم آدمی دہرم پر قائم ہوگی تو ضرور آپ دوسرے
 کو راہ راستہ پر لاسکتے ہیں ورنہ آپ اچھے کرموں سے ٹھوٹ رہ کر اور دنیا
 سن اپنا جیسا سمجھتے ہیں تو آپ کی غلطی ہے۔ اس سے بہرہ روشن ہے کہ
 موجودہ زمانہ میں بدھواہنے کا دروازہ نہ روک کر اونکو برہم چرن اور دہرم پر قائم
 نہ رکھ کر جو آپ ستوتی بدھواہن کا ست سنکلیپ برپا کرنا چاہتے ہیں یہ آپ
 مہاپاپ کرتے ہیں۔ اور رہا سہا پتی برت دہرم کا ناش کر کر دیشین بجر ڈالتے
 ہیں۔ گرجستی پریشون سے ہماری نہایت ادب سے عرض ہے کہ وہ بدھواہن کی

دینیوں کی پرورش و حفاظت میں پورا پورا خیال رکھیں اور انکو شاکستہ
 چھم و چیم نہ لیں اور ہر گھر میں پونا پناٹھ میں لگا دیں اور بدھو بنانے
 جو مارگ لکھے گئے ہیں ان سے اپنی اولاد کو بچاویں اور دینیوں کی پرورش
 ضرور کریں۔

(۹) گھر سنتیوں کو فضول خرچی و ورکرنی چاہیے

ہمارے گھر سنت آشرم میں بواہ و مرنے کے موقع پر بہت سی فضول
 خرچی و ان گھسی ہیں۔ جیسے گھر سنت آشرم کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔ دیکھئے
 بھڑی۔ آتش بازی۔ باغ باڑی۔ نرپا وہ آدمیوں کا لیجانا یہ سب فضول
 خرچی اور دکھ بڑھانے والی اور پاپ پھیلانے والی ہیں۔ یہ کام شناستر
 بدودہ ہے۔ اس میں روپیہ بھی اٹھتا ہے۔ اور نام بھی بدہر جاتا ہے۔ اور
 بہاری دکھ اور کلیش ہوتا ہے۔ اور کوئی مطلب بھی نہیں نکلتا۔ اگرچہ یہ
 سب کام و مرن کے ہیں۔ مگر نقصان دہ اور پاپ بڑھانے والے ہیں
 اس سبب سے دور کرنا چاہیے۔ گھر سنتی بہائیوں کو چاہیے کہ اپنے لڑکے
 کے بواہ پر تھوڑے آدمی لیجا دیں اور اپنی لڑکی کے بواہ میں تھوڑے

بلا دین۔ کیونکہ شادی کے معنی خوشی ہیں۔ جب تہوڑے آدمی آدین گے
 خاطر تو انفع اچھی ہوگی۔ مٹھائی عمدہ بنیگی۔ سب بانوں کا آرام ہوگا۔ محبت
 بڑھائی برخلاف اسکے زیادہ آدمی آدینگے۔ مٹھائی تو وہ بنیگی کہ چوتھے دن
 کتنے بھی نہ کہا دینگے۔ ہر ایک براتی سب بانوں کا شادی ہوگا۔ مگر یہ قصور
 بیٹی والہ کا نہیں ہے۔ کیونکہ تہوڑے آدمیوں کی خاطر ہو سکتی ہے اور
 انتظام بھی معقول ہو سکتا ہے۔ مگر فوج کی خاطر نہیں ہو سکتی ہم نہیں
 جانتے کہ بواہ میں آپس میں ملاپ کیا جاتا ہے یا۔ فوج لیکر غنیمت پر
 چڑھائی کی جاتی ہے۔ اسلئے گھر مہنو نکو وہ کام کرنا چاہیے جس میں آرام
 ہو۔ یہ جب ہی ہو سکتا ہے جب تہوڑے آدمی جاوین اور بلا دین۔
 اگر ان روپیہ ہے۔ تو دہرم۔ پن نیک کام میں لگاوین جس سے بھلا
 بھی ہو اور ریش اور کیرتی بھی پھیلے۔ نہ کہ ریل کا کرایہ۔ رٹھی۔ بھڑکے
 کی خاطر میں لوٹ جاوین۔ اور یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ روپیہ والہ
 توجہ کچھ کریں مسوکی لگا کر دیکھا نہ کبھی جی پارسے غریب بھی ایسی فضول خرچوں
 میں قرصہ اربو کہ برباد ہوتے ہیں۔ اور پیچھے چھینا تے ہیں۔ انکو معلوم
 نہیں کہ قرصہ بہت بڑی چیز ہے۔ ہندی مقولہ ہے کہ استری کا خضم

مرد۔ اور مرد کا خضم قرض ہوتا ہے۔ قرض لینے سے عزت و آبرو سے لطفہ۔
 وہونا پڑتا ہے۔ اپنی آزادی کو گنونا پڑتا ہے۔ جیسے کوئی پاگل اپنا گلہ آپ
 کاٹے۔ یا جان کر کٹوئین میں پڑے۔ ایسا ہی قرضہ لینے والا مور کہہ اپنی
 عیش و آرام کو کہو دیتا ہے شاستروئین قرضہ لینے کی سخت ممانعت ہے۔

अनृणां असिन्ननृणां परेस्मिन्ननृण्यलोके अनृणासाम
 अनृणीमव्यास्वर्गलोकपेति । अन्नाकर्त्तव्यताशनुः ॥

مطلب (ا) منشو کو اس لوک اور پر لوک میں ہمیشہ بلا قرضہ رہنا چاہیے۔
 یعنی کسی کا قرضہ از نہیں ہونا چاہیے۔

دین قرض کا نہ لینے والا ہی منش سکھ کو پراپت ہوتا ہے۔ قرضہ صرف قرضہ
 لینے والے کو ہی دیکھ نہیں دیتا۔ بلکہ اسکی اولاد کو بھی دکھ دیتا ہے۔

رس قرض کرنے والا پتا شتر دے برابر ہے۔ مگر یہاں تو بواہ کو تے میں مگان
 رہن رکھکر اور زیور پیکر روپیہ لگایا جاتا ہے۔ اگر نہ لگا دین تو ناک کٹنا سمجھتے
 ہیں۔ مگر حب رہنے کا مکان کہہ دینے کا زیور بازار میں بکتا ہے تب ناک بٹھتا ہے
 یہ سب مہامو کہیں لکشن ہیں۔ دہرم سے جو دھن پیدا کیا جاتا ہے۔ وہ

دہرم کے ہی کام میں لگانا ہی نانی ہے۔ مگر آج بسبب ہونے اودیا
 اودہرم رشوت۔ بے ایمانی۔ چھل۔ چھدر۔ سب دہن پیدا کیا جاتا ہے
 وہ دہرم میں تو لگ نہیں سکتا۔ فضول خرچہ عین برباد ہو جاتا ہے اور
 کمانے والے کو بیاج میں نرک ہو گنا پڑتا ہے۔ اسلئے اسے گھر سنا
 دہرم کے منہ پر دہرم سے دہن پیدا کرو اسکو دہرم کے لئے لگاؤ۔ فضول
 خرچیوں کو گھٹاؤ۔ قرضدار بلکہ اپنے اور اپنی سنتان کے دشمن مت
 بنو۔ جتنی چادر دیکھو۔ اتنے پاؤں پھیلاؤ۔ تاکہ دلذرتا یہاں سے
 کوچ کر جا دے اور بڑے نتیجہ نکونہ ہو گئے پڑیں۔

(۱۰) گھر ست آشرم میں جو نگو سب پہلے دہرم سکشا ہونی چاہئے

یہہ کون نہیں جانتا۔ کہ دیا ایک انمول رتن ہے۔ دیا ہی سے لوک
 اور پر لوک کا سکھ ملتا ہے۔ دیا ہی سے منش کا شکار ہوتا ہے دیا
 ہی سے کیرتی اور شیش پھیلتا ہے۔ دیا ہی سے ایشور پراپتی ہوتی
 ہے۔ دیا ہی اپور ب بل ہے۔ دیا ہی تیج کی پونجی ہے۔ دیا ہی ایشو
 کی جڑ ہے۔ غرضکہ دیا ہی منش جنم کو پھل کرتی ہے۔ شاستر و تین

ودیا کی بڑی مہما ہے۔ مور کہہ کی جگہ بجگہ غذا لکھی ہے اور آخر یہاں تک
 لکھ دیا ہے کہ ॥ विद्याविहीनापशु ॥ و دیا بغیر منش
 حیوان کے برابر ہے پہلے زمانہ میں ہمارا دلش و دیا کے سبب ہی سارے
 ویشو کا سرتاج تھا۔ اور یہاں پر سب پر کار کے آئندہ مشکل کے باجے
 بجتے تھے۔ پہلے زمانہ میں ہمارے پور کہا و دیا میں (مور کہہ) رہنے کے
 برابر کوئی عیب نہیں سمجھتے تھے جیسے کہا ہے۔

अजातमृत शूर्वाणां वर माद्यौ न चान्तिमः ।

सह दुःख कराभाद्यावन्ति मरुत पदे पदे ॥

वरं गर्भश्रावो वर मपि च नैवाभिगमनं वरं जातः प्रेतो
 वर मपि च कन्या वजनिता । वरं बंध्या भार्या वर मपि च
 गर्भेषु वसति नैवा विद्वानूपद्रवि रागुशयुक्तेषु तनयः ॥

कोऽर्थ पुत्रे राजानेन योन विद्वान धार्मिकः ।

कारणेन चक्षुषा किं वा चक्षु योऽपि केवलम् ॥

ارکھ۔ دوں لڑکا پیدا نہیں ہوا۔ یا سو کر مر گیا۔ اور مور کہہ ان تینوں میں سے

اول کے دوا چھے ہین۔ اور آخر کا اچھا نہیں کیونکہ اول کے دونوں ایک ہی دفعہ دکھ کے کرنے والے ہین اور آخر کا چھین چھین میں دکھ دیتا ہے۔
 (۲) گر کہہ کا گر پڑنا۔ استری سے صحبت نکرنا۔ پیدا ہو کر مر جانا۔ کنیا کا ہونا۔ استری کا بانجھ رہنا یا گر کہہ میں ہی رہنا اچھا ہے۔ لیکن خوبصورت اور سونے کے زیورات سے لدا ہوا اور کہہ میٹا ہونا اچھا نہیں۔

دیں جو نہ پنڈت ہے اور نہ دہریا تھا ہے ایسا لڑکا ہونا کس کام کا ہے۔ جیسے کافی آنکھ سے کیا ہوتا ہے۔ کیوں آنکھ کی پیڑ لہے۔ ودیا کے لاجھ اور اودیا کی ہانی لکھنے کی اس کتاب میں طاقت نہیں ہے اسکے بارے میں بڑی بڑی پوختی لکھی موجود ہین۔ گھرست آشرم کا گرنا صرف اسلئے ہے۔ کہ اوسنے ودیا کا پریم چھوڑ دیا۔ ویدوں اور شاستروں کا پڑھنا بدر کیا ہے۔ گائیتری۔ جپ۔ تپ۔ تیرتھ۔ سرب۔ مندر میں شرد ہا رہی۔ اسوقت گھرست آشرم میں بہت ضروری ہے کہ ودیا اور دہرم کشتا کا پرچار کیا جاوے۔ اول بالکونکو ماتری بہاشا۔ پھر سندھیا۔ گائیتری۔ اور اپنے سدا چار اور دہرم کے کچھ گرتھ پڑھا کر پھر اور ودیا کو پڑھایا جاوے۔ تاکہ چھین میں ہی دہرم کی مہر اونکے سینہ پر اٹھ لگ جاوے اور وہ دوسرے مذہب کے

جال میں نہ پھنسیں۔ جبکہ ہمارے دلش میں ودیا پڑانے کی پربا پٹی
 بہت بگڑی ہوئی ہے۔ اول تو اپنی اولاد کو پڑانا ہی پسند نہیں کرتے
 اور جو کچھ پڑاتے ہیں تو انکو اول اپنا دہرم نہ بتلا کر مدرسہ آدمی میں
 بھیج دیتے ہیں اور وہاں پہلے ہی خراب سندھیا اور بکچت میں بیٹھ جاتے
 ہیں۔ پھر اوکھان سندھیا۔ گایتیری۔ جپ تپ۔ پوجا پٹھ کی طرف
 رخ ہی نہیں کرنا اور ناگری حرف تک نہیں پڑھ سکتے۔
 اور جو سنسکرت پڑھتے ہیں وہ صرف گھوٹا لگاتے ہیں۔ لکھنے کی طرف
 توجہ نہیں کرتے اور بہت سے بچا رہے براہمن گر پوراں۔ وگرہ نوارن۔ و
 جپ۔ تپ کے منتر پڑھ لیتے ہیں۔ اور ویش منڈ سے حرف سیکھ لیتے ہیں
 اور اسی کو پرہم ودیا مانتے ہیں اور ودیا وکھانام تک نہیں جانتے۔ جس سے
 وہ ودیا کی مہاسمجھنے سے محروم رہتے ہیں۔ اسلئے گھرست آشرم کے لکھ
 ضروری ہے کہ اول کچھ ناگری۔ سندھیا۔ ترپن۔ پوجا۔ پٹھ۔ وچھ
 گرتھ پڑھا کر پھر اوکھان و دیا و شہ پڑائی جاوے۔ اور سنسکرت
 کو مکہ رکھ کر بیا کرن۔ جغرافیہ۔ مساحت۔ حساب۔ تواریخ۔ پارنہ ودیا۔
 قواعد حفظ صحت سدا چارو وغیرہ پڑھا دیں اور سکھلا دیں تاکہ گھرست کے

بالک دہرم سدا چار سے بھوشنت۔ و دیاکے پریمی۔ تجھسوی۔ پرا کر می
جیو کا سے لکھنت ہو جاوین۔ اور دوسرے مذہبون کے طوفان
سے بچے رہیں۔

(۱۱) گھر سنت میں مرتکب سنسکار کا سدھار ہونا چاہیے

یہ منہش شریر کا اخیر سنسکار ہے۔ جہاں اور سنسکار و منہش گڑ
بڑ ہوئیں۔ وہاں اس سنسکار میں بھی بہت کچھ جھگڑا ہونے لگا ہے
جو وقت ڈر کرنے اور عبرت پکڑ نیکا ہے۔ اور جو وقت گیان اور
بیراگ حاصل کرنے کا ہے۔ اگر وہاں کوئی بڑھاپا رہتا ہے تو ناچ۔
تماشے۔ راگ و رنگ کیا جاتا ہے۔ گاجے۔ بلجے بجائے جاتے
ہیں۔ چاندی سونے کے پہول اوڑائے جاتے ہیں۔ منہسی۔ ٹھٹھا
مخول اوڑایا جاتا ہے۔ فحش بکا جاتا ہے۔ ناچنا گانا مچھرا یا جاتا ہے۔ اور
اوسکا کاج کیا جاتا ہے۔ اگر گھر میں نہ ہو تو مکان رہن رکھتے۔ زیو بھیک
قرضہ سودی نکلا کر کاج میں بڑھے کی یادگار بنائی جاتی ہے شاستر
انکول جو کچھ جاگ آدمی پر خرچ کیا جاوے وہ تو مناسب ہے مگر

قرض لیکر لگانے کے ہم مخالف ہیں۔ پہلے سوچنے کی بات ہے ایک تو آدمی
گھر سے گیا۔ جو کہ پرانا تجربہ کار تھا۔ اور جسکا پہاڑ جیسا آشرہ تھا پہلو سے
چھپے قرضہ لیکر روپیہ لگانا اور دکھ خریدنا کونسی عقل مند کی بات ہے۔ ایک
بہن بھی اس سنسکار میں کوریتی پھیلی ہے کہ کسی کے مرجانے پر جوان اثران
روتی بیٹی۔ قواعد کرتی بازاروں بازار جاتی ہیں اور چوڑیاں کرتی۔ سر پہ روتی
ہیں اور سال بہر سوگ کرتی ہیں۔ اور چھانٹیاں بیٹیاں۔ ماتہا ٹھوکانا۔ اور مردہ
کی پرستش کرنا کرنا انکا کام ہے اور گیت بھی رونیکے طرح طرح کے مقرر
ہیں جنکو شکر سنگ دل کو بھی رونا آجاتا ہے۔ اور جو استری اچھی
طرح نہیں روتی۔ یا چھاتی نہیں بیٹی۔ اور کم عرصہ تک روتی ہے۔ اوکی
نندا ہوتی ہے۔ اور جو کوٹ کوٹ کر چھاتی لال کر لیتی ہے ماتہا پہوڑ لیتی ہے
اور بہت دنوں تک سیاہ رکھتی ہے وہ عقل مند کہلاتی ہے اس واسطے خیالات
کو ٹیکر عورنیں بیٹنے سے چھاتی ادا اپنی عقل کو ناش کر کر آپ مردہ ہوئی
تیار کر لیتی ہیں۔ جو کہ ایک مہا اودیہ ہے۔ شاستر کار کہتے ہیں۔
। नवर्धये दधाहानि । नवर्धये दधाहानि
بہن سال بھر تک شوک منائے رکھتی ہیں۔

یہ تو سب جانتے ہیں۔ کیونچھ لیتا ہے وہ اوشیہ مرتا ہے اور پھر جنم
 پاتا ہے اسلئے شوک کرنا نہیں چاہیئے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ جس کے گھر
 کا آدمی مر جاتا ہے وہ جلنے والہ کا فرض ہوتا ہے کہ اوسکو صبر اور سستوش
 دلا دے۔ نہ کہ اوس میت کی ماری کو مرنے والہ کی گن بتلا کر زیادہ رولاوین
 اور دلاؤن وقت مرور رووین اور جسکو رونانا آوے اوسکا محول اوڑا دین
 یہ سب کارروائی ہمارے بزرگوں نے صرف اسواسطے مقرر کی تھیں۔
 کہ جب کسی پر مصیبت پڑے تو دوسرے جا کر اوسکو صبر دلاوین۔ تاکہ یہ
 کہ جلتی آگ کو جا کر جلادوین۔ اب لازم یہی ہے کہ ان کو رستو نکو بند کر
 زیادہ شوک کو نہ بٹاویں۔ اور راضی برضارہ کر تیرہ دن سے زیادہ
 ہرگز عورت کو سیاہین نہ بیٹھنے دیں کیونکہ زیادہ دن بیٹھنے سے استریان
 بھی تیار ہو جاتی ہیں۔ اور ایک یہ بھی کوریتی ہے کہ عورتیں ہر ایک
 ناسک شرادہ پر مرہ کی روتی ہیں۔ مگر یہ بات شاستر منع ہے جیسے
 لکھا ہے۔ **अश्वत्थमयति प्रेतार**۔ یعنی روئیے ان
 وغیرہ ساگری پر تیکو چلی جاتی ہے۔ یہ سب کام استریوں کی موکوٹھا
 سے ہوتی ہیں جو کہ غلے اور برے کی تمیز کرئیے مجبور ہیں۔ اس لئے انکو

بندر کر شاستر انکول کرت کرنا چاہیے۔

۱۲۷ گھرستنیو نکو اپنے دہم پر ساو دھان رہنا چاہیے

ناظرین کون نہیں جانتا۔ کہ منش شریر بہت مشکل سے ملتا ہے۔
چوراسی لاکھ جو نیو نہیں بھرتا ہوا یہ جو بڑے شبھ کروں کے سببش
دیہہ پاتا ہے۔ دراصل یہ منش جو نیو امولیہ جیوں ہے دیکھئے کہا نا۔ پنا
سونا۔ بٹے بہوگ آدمی تو سب ہی جو نیو نہیں ہو گنا آیا ہے۔ مگر ہر جنم صرف
جنم مرن کے دکھوں لئے چھوٹنے کے لئے ملتا ہے اس منش جنم روپی دنت کے
لئے دہم روپی جل پر تانے بنایا ہے۔ جس سے یہ بھلتا اور پھوتا ہے
اس درخت کے دہم۔ ارنہ۔ کام۔ موکش چار بھل ہیں جس شخص نے انکو
حاصل نہیں کیا اور نہ ہیہ جنم پریتھا جا کر چوراسی لاکھ جو نیو نکے چکر میں بھٹتا پڑا۔
منش روپی جنم کا اول ہیں دہم ہے جس نے اس کو لے لیا اہے اور بھل
بھی لینے کی آشا ہو سکتی ہے اگر یہ ہی جانا رہا۔ تو اور سب بھل کی آشا
ناممکن۔ یہ نوروشن ہے کہ جو وقت یہ جیو اس شریر کو چھوڑے وہ
دولت۔ استری۔ پوتر۔ پیارے سمجھد ہی سب یہ ہیں رہتے ہیں۔

اوسوقت کیول اپنا دہرم ہی سنا تہہ جاتا ہے جسکے انوسار اوسکو دوسرا
 جہنم ملتا ہے ہمارے پور کہادہرم کو ایسا ضروری سمجھ اپنا تن۔ من۔
 دہن۔ دہرم کے لئے خرچ کر دیتے تھے۔ اور اور طرح طرح کے آئندہ
 جگت میں بھوک کر پر لوک میں سکھ پاتے تھے۔ جیسے دہرم کی بابت ایک
 شاعر کا مقولہ ہے دوہ۔ دہرم ایک ایسا برکش ہے جیسے سرل کھجور۔ چڑھتے
 تو میوہ کچھ لیا پڑے تو چکنا چور۔ (۲) دہن دے تن کو رکھئے تن دے
 رکھئے لاج۔ دہن دے تن دے لاج دے ایک دہرم کے کاج۔
 ایسے دہرم کی بابت شاستر کارکتے ہیں۔

धर्मात्संजायते ह्यर्थो धर्मात्कामोभिजायते । धर्मादेव
 परब्रह्मतस्माद्धर्मसमाचरेत् ॥ विद्यासंधनं सौख्यं कुली
 नत्वं भरो गिता । राज्यं स्वर्गश्च मोक्षश्च सर्वं धर्माद्वाप्यता ॥

ارکھ۔ دہرم کے پر بہاؤ سے منش کو نشنگ راج پاٹ۔ اور لیش
 اور بچے پر اپن ہوتا ہے اور دہرم کے پر بہاؤ ہی سے حسب خواہش تری
 و پوتر بھی پر اپن ہوتی ہیں ارتھات سب سکھونکا دینے والا ایک دہرم

ہی ہے۔ (۱) ودیا۔ روپ۔ حسب خواہش دہن۔ اور اتم کل مین
 جنم اور تندرست بدن راج۔ سورگ۔ موکش۔ سب پارکھ دہرم سے
 مل سکتی ہیں دہرم کی دو صورتیں ہیں ایک شریکا دہرم دوسرے
 آتماکا دہرم۔ گویا انکا آپس میں لازم و ملزوم تعلق ہے۔ شریکا دہرم
 بیہوشیہ چار گھڑی کے ترٹکے اٹھنا۔ باقاعدہ فراغت۔ دانتوں۔
 اسنان کرنا۔ وقت معینہ پر کھانا کھانا۔ اور باقاعدہ رہنا سہنا۔ اور
 صحت قائم رکھنے کے جو قواعد ہیں۔ جیسے بیدک شاستر نے لکھے ہیں
 اور جو دہرم شاستر نے جائز بتلائے ہیں۔ اون پر عمل کرنا۔ جس سے یہ
 شریا روگ رہے کیونکہ دہرم کرنیکا شریا ہی آہ ہے۔ آتماکا دہرم ہی
 ہے کہ جھوٹ۔ پریندا۔ چغلی۔ کینہ۔ حسد۔ بغض پر استری گن وغیرہ
 کا جو آتما پر برا اثر کرتی ہیں تیاگ اور جپ۔ تپ۔ پوجا۔ پاٹھ۔ تیرتھ۔
 برت۔ سندھیا۔ ترپن۔ شرادہ۔ ست الشور کا بھجن دیا اور پرکار
 جیسی شاسترون نے گھر مہنوں کو کرنیکی اجازت دی ہے گھر مین کر لینا
 چاہیے۔ پنج گ۔ برہم گ۔ دیو گ۔ پتری گ۔ ویشو دیو گ
 اگنی گ۔ اور تین رن دیو رن پتری رن پتری رن جو گھرستی پوری

لئے نت مرہ اور لازمی فرائض میں ضرور کرنے چاہئیں۔ اور اگلے کرنیکی
اپنے پروہت سے جو پنڈت ہو شاستر و کت بدھی دریافت کرنی چاہیے
کیونکہ اس کتاب میں انکے بیان کر نیسے بہت بہاری کتاب ہو جاوگی
اور نیز ان باتوں پر گھرستوں کو ضرور چلنا چاہیے جو کہ دہرم کے مکشن اور
مارگ میں جیسے منوبھگوان فرماتے ہیں۔

धृतिः क्षमा दमो स्तेयं शौचमिन्द्रियनिग्रहः धीर्विश्वास
त्यमक्रोधा दशकं धर्मलक्षणम् ॥ इत्याध्ययनदानानितपः
सत्यं धृतिश्चमा । अलोभ इति मार्गो यं धर्मे स्याष्टविधः स्मृतः ॥

ارکھ۔ استقلال رکھنا۔ اکثما کرنا۔ دل کو قابو میں رکھنا۔ چوری نہ کرنا۔
پوتر رہنا۔ اندلیوں کو قابو میں رکھنا۔ نشہ آدمی سے الگ رہنا خوب
و دیاد نکا جاننا۔ ست بولنا۔ غصہ نہ کرنا۔ بیہ دہرم کے دس مکشن میں
ارکھ۔ یک کرنا۔ دید پڑھنا۔ دان دینا۔ تپ کرنا۔ ست بولنا۔ دھیرج
دہرنا۔ اور لو بھ نہ کرنا بیہ آکھ دہرم کے مارگ میں۔ غور کر نیسے پتہ لگتا ہے
کہ ان دہرموں اور چار برہمن نے اپنے کرموں کو تیاگ دیا ہے۔ جس پر

جب ہی تو یہاں پر سب چکار کلبش ہی کلبش براجاں ہے اور یہہ اور کو حلیم
نہیں کہتے دہرم کو نہیں مارا۔ بلکہ دہرم کو مارا ہے۔ جیسے لکھا ہے۔

धर्म एव हतो हन्ति धर्मो रक्षति रक्षितः ।

तस्माद्धर्मो न हन्तव्यो मानो धर्मो हतो वधीत ॥

ارتھ۔ مرا ہوا دہرم مارے والے کو ہلاک کرتا ہے۔ اور حفاظت کیا ہے اور دہرم محفوظ
کو بچا ہے اسلئے دہرم کو کبھی ہلاک نہیں کرنا چاہیے مبادا ایاہوا دہرم کو بھی ہلاک نہ
ماراے۔ اب دہرم کو ہلاک نہ کرنا اس خوف سے کہ تیرے کو ضرور اپنے دہرم کو کم
پر سا ورنہ چونا چاہیے۔ یہہ نہ نہیں ہے کہ آپ شاستر بتی سے ایک سنگین
گیاں کر پائیں۔ اس کو کل میں صرف دہرم ہی کہہ سکتے ہیں کہ یہہ نہ نہیں ہے بلکہ یہہ
بہت میں ہے وہ بھی نہیں ہوتا۔ ضرور نہ نہیں کرو۔ جب یہہ تیرے تیرے
دو جن۔ پاٹھ۔ مان۔ دہرم تھا شکتی کر دے۔ کیونکہ یہی لوک اور ہلاک کا سہا ہے
دیکھتے چاروں برتنوں کے کرم شاستروں نے یہہ بتلائے ہیں۔ چہرے کی ہلاک
برکن کو شش کرنی چاہیے۔ ورنہ ضرور ایشور کی اگیا اور سنگ نہ نہیں پائے گا
ہوں گے۔ براہمن کے کرم ہیں۔

अध्यापनं भक्षयनं यजनं राजनं तथा ।

सनं प्रातिग्रहं चैव ब्राह्मणानामवश्यम् ॥

ارکھ۔ چرند پڑانا۔ یک کرنا۔ یک کرنا۔ دان بیٹ۔ دان لینا۔ پھر کرم ہر امن بنانا۔ اکثری کرنا۔

प्रजानां रक्षणां दानं मित्र्या ध्यानं मेव च ।

विषये च प्रसक्तश्च क्षत्रियश्च समासतः ॥

ارکھ۔ پر جالی۔ رکشا کرنا۔ دان دینا۔ یک کرنا۔ وید پڑھنا۔ بیٹھو و نہیں چھوڑنا۔ کار کرنا۔

पशूनां रक्षणां दानं मित्र्या - دلش کے کرم۔

ध्यानं मेव च । वागोदयं कुतीदं च वैश्यस्य हाषिरेव च ॥

دل گائے وغیرہ جانوروں کی رکشا کرنا (۲) علم و دہرم کی ترقی میں روپیہ خرچ کرنا۔

(۳) یک کرنا (۴) ویدادی شاسترو کا پڑھنا۔ (۵) سب قسم کی تجارت کرنا۔ ایک

سینکڑہ پر چار آنہ سے ۲۰ آنہ تک سود لینا۔ اور اصلی رقم سے دو گنا لینا دینا۔

(۶) چھٹی کرنا یہ دلش کے کرم ہیں۔ شودھ کے کرم۔

एकमेव तु इद्रस्य प्रभुः कर्म समादिशत ।

एतेवा मेव वरानां सुश्रूषा मनःसूया ॥

ارکھ۔ شودھ کو چاہیے کہ کینہ۔ حمد۔ غرور وغیرہ کو چھوڑ کر تینوں برائیوں کی خدمت

منا سب کرنا۔ اور اوس سے اپنی وجہ معاش پیدا کرنا۔ شودھ کا یہی ایک کام ہے

ظاہر میں بسب یہ بات بالکل مست ہے کہ جب کسی چیز سے اوس کا دہرم چلا جاتا ہے

خواہ وہ کسی شے زرد اور مضبوط ہی کیوں نہ ہو۔ اوس سے ایک ناچیز سے ناچیز کا

مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ مثال کے طور پر گئی کو لیلیجے۔ جب تک اسمین اسکا دہرم گرائی قائم
 ہے۔ شیر منٹش آدمی بلوان سے بلوان اسکے پاس نہیں آسکتے۔ جب اسکا دہرم
 گرائی اسمین سے جاتا رہتا ہے یعنی راکھ ہو جاتی ہے تو پوڑی بھی اوسکے سر پر اون
 رکھ کر چلتی ہے یہی حال آج ہندو قوم کا ہے جب اسنے اپنے دہرم کرم کو ملا کر بھی
 ہے۔ اسکی دویا۔ اسکا نشتکار سب جاتا رہتا ہے کنیا شوک ہے کہ ہم دوتہ کبلا میں
 اور ناگری ہمک نہ جانیں۔ وید پڑھنا کجا۔ جو ایشور نکو اپنی کرپا سے باجو۔ جل بلج
 آدمی کا حال دیتا ہے اور ہمارے ہر بلا سے رکشا کرتا ہے اوسکو ذرا دیر بھی چوسیں
 گھنٹے میں باد نکریں۔ تو پھر دکھی ہم نہیں تو کون ہو۔ گھرستی بہا یو بچاؤ اور اپنی
 دہرم کرم پر سادوٹان چو جاؤ۔ اس زندگی کو غنیمت سمجھ کر دہرم کرم کرو۔ ورنہ پھر
 پچھاؤ گے اور ماتھ ملو گے کہ اسے منٹش جنم برکتا ہی گیا اور اسوقت کچھ نہیں ہوگا۔
 (۱۱) گھرست آشرم میں منٹشی اشیار کا پرچار مند ہونا چاہیے
 سنسکاروں کے نشت ہونے اسوقت گھرست آشرم میں سب ہی منٹشی اشیار
 کا پورا پورا پرچار ہو رہا ہے نامی بھنگڑ۔ مشہور اذنی۔ شہرت یافتہ شرانی آدمی اگر
 آشرم میں سمجھو دہرم اور دن بدن تعداد بڑھتی جاتی ہے۔ اسوقت اور ایسے ایسے
 شہسہ۔ نہ کہ کان بچتے جاتے ہیں۔ (۱۲) بجیا ایسی چھاسیے جان برشا کی کیج گھر کے
 جانے مرگے پر ہم شہر کے بیچ (۱۳) جو کوئی بھنگ کی کوہ بدگوئی۔ اسنے سن میں

رہے نہ کوئی۔ میں جسے چنانہ شراب کا پیالا۔ اور کاجک میں ہے منہ کالا اور
 اور یاد دیوی جو کچھ رنگ دکھلا دے۔ سو تھوڑے۔ مٹا تھوڑی اور سے اور
 عالمانہ تحقیقات سے یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ منشی استیاد کا استعمال لوگ
 اور پر لوگ دونوں کے لئے مافی کارک ہے۔ اس زمانہ میں سب سے بڑھ کر
 دلش کے لئے مافی کارک شراب خانہ خراب ہے جسکی بابت کچھ عرض کرنا اس
 کتاب میں ضروری سمجھا گیا ہے۔ جسے بغور مطالعہ کر نیسے تاظرین کو اصل حال
 یہ نشین ہو سکے ہیں۔ یاد رکھو شراب نوشی ایک ایسا جن بہارت و رث کے
 پیچھے چڑا ہے۔ کہ دن بدن اس ملک کو دیکھ کر کھیر کھانا چلا جاتا ہے۔ اور
 کر ڈر مارو یہ ہر سال اپنی بھینٹ لیتا ہے اور دہرم و ایمان کو خیر باد کہلاتا
 ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ ہمارے دلش بہائی اس غیر ملک سے آمد شے نا
 موافق مزاج کے واسطے کیوں روچہ بر باد کر کر عزت و ناموس کو بٹھنگاتے
 ہیں۔ اور در بدر پر بھدیک ملگتے پھرتے ہیں۔ اور کیوں اپنے بدن کے آخر
 ہاتھ سے دشمن بن رہے ہیں اور اپنے نفع نقصان سے غافل ہو رہے
 ہیں کیا وہ لوگ آئندہ ہو کر نہیں دیکھتے۔ کہ اس کینخت کی بدولت کر ڈر مار
 روچہ ہر سال بھیر لگتے کو جارا رہے کیا وہ شراب کے منہ والے نہیں بچا رہے۔

کہ اس شراب خانہ خراب کی بدولت ہزار ہا بادشاہی گھر فقیر بن گئے۔ کیا اونکی
 بڑی ایسی بھر شٹ ہو گئی ہے کہ وہ نہیں دیکھتے۔ کہ ہزار ہا آدمی اس مخور
 کی بدولت بیلخانہ کی ہوا کہا جکے ہیں۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ یہ وہ ناگن
 ہے۔ کہ جس نے سکندر جیسے نیک بہادری والی بادشاہ کو نام پر ہمیشہ
 کے واسطے بدنامی کا داغ لگا دیا۔ کیا وہ نہیں سوچ سکتے۔ کہ یہ وہ ظالم
 خوشوار ہے کہ جسے محمد شاہ جیسے بادشاہ کو پل میں خاک سیاہ کر دیا۔ کیا وہ
 نہیں سمجھتے۔ کہ یہ وہ بدرو شیطاں سیرت دشمن ہے۔ کہ جس نے بڑے
 بڑے ذمی عزت آدمیوں کے منہ کٹو لئے چڑا دیئے ہائے وہ یہ بھی
 نہیں سوچ سکتے۔ کہ یہ وہ زہرا لودہ مسکین صورت شدہ ہے۔ کہ جس نے بڑے
 بڑے سوریہ سوار و نکو اپنے زر کے زور سے بستر مرگ پر بٹھا دیا ہے۔ غرض کہ
 کہاں تک کا رہا جاوے کہ آستے ہزار رو نکو جان سے کہو یا۔ بہادر و نکو ہادی
 نیک نام و نکو نیکی۔ اشرا فونکی شرافت خاک میں ملائی ہے۔ امید سلطان
 پر تپا اشرا سی نے گرایا ہے۔ پا گنخانہ کی سیر کرانی عورت و نئے نئے بچہ نکو
 رو لایا بہ شراب ہی کی کورت ہے۔ عقل و ہوش سے ہاتھ دھوئے کو
 مجرب نسخہ ہے۔ ہم یہ ان میں کہ شرابی ایسی بددعا و بدنامی کو اپنا تن میں۔

دھرم - کہو کہ کسطرح پیئے ہیں۔ مگر سچ ہے چہوتی نہیں ہے یہ کافر نہ تے
 لگی ہوئی۔ اس ملک کی حالت پر شراب نوشی کا زور دم قاتل کا اثر کھتا ہے
 اور حکمت کی کتاب سے شہادت ملی ہے کہ شراب نوشی سے یہہ بیماری
 ہوتی ہے۔ خراش جگر۔ ورم جگر۔ یرقان۔ ذیابطس۔ نقرس۔ پھیپھڑہ
 کا ورم۔ ضیق النفس۔ نفث الدم۔ ضعف معدہ۔ بد ہضمی۔ اسہال۔ پیش
 سستی۔ کمزوری غشی۔ استسقا۔ متلی۔ ضعف بصارت۔ جزام۔ نیسیان
 سر۔ سام۔ مایخو لیا۔ فالج۔ لقوہ۔ اور آخر میں شرابی گتے کی موت مرتا ہے اور
 شرابی ہی نہیں بلکہ اوسکی اولاد کو بھی ام اندھیان۔ اور دماغی بیماریاں پیدا
 ہوتی ہیں۔

گفتا شوک ہے کہ آج ہمارے دلیش کے بہائی اسقدر بھی سمجھ نہیں رکھتے
 کہ جس بات کو گھر بن کرتے ہیں اوسکی بابت تحقیقات تو کر لین کہ یہہ کیا
 چیز ہے اس سے کیا بانی۔ لاجھ ہوگا۔ گھر یہاں تو بد صحبت۔ کہوٹے
 بہاک۔ نرک بڑھانے کے لئے عٹ عٹ پہا کہ چڑھانا ہی اپنا کرتب
 سمجھتے ہیں۔ اور اپنی اور اپنی عورت اور اپنے بچوں کو یہاں دیکھوں سے
 دکھتے کرتے ہوئے نرک میں جاتے ہیں۔ آج جتنے عقل و ہوش کے

کہونے والے شرابی اس دلش میں موجود پاتے ہیں۔ اگر اوں سے شراب
کی بابت دریافت کیا جاوے۔ تو بالکل نہیں بتلا سکیں گے۔ کہ یہ کیا چیز ہے
کہوٹے کر مونکا پہل اوٹکو او سطرف لے گیا ہے۔ اور یہ صحبت نے اون پر سونے
پر سہاگہ کا کام کیا ہے۔ ہم بتلاتے ہیں کہ شراب پینے کی چیز نہیں ہے۔ دیکھو
شراب ایک قسم کا زہر ہے اور اسمیں الکوہل ہی شامل ہے۔ اور الکوہل
ایک زہر ہوتی ہے۔ اسکی بابت ڈاکٹر نکا قول ہے کہ خواہ کس قدر کم سے
کم الکوہل استعمال کیوں نہ کیا تو بھی وہ ضرور دل۔ دماغ۔ معدہ پر خراب
اثر کرتی ہے طاقت کو نابود۔ خون کو جوش دلاتی ہے۔ قانون قدرت
کے برخلاف چستی پیدا کرتی ہے۔ مقررہ کو جسم سے خارج نہیں ہونے
دیتی۔ بہوک کم کرتی ہے۔ قوت ہاضمہ کو کمزور کرتی ہے نازک اور لطیف لوگو
جسے خون دماغ میں جاتا ہے۔ پھیپھڑوں اور جگر کو اور دال کو کمزور کرتی
ہے۔ سنوٹو گلا دیتی ہے۔ اسکا ثبوت یہ ہے کہ ایک چوٹا سا کڑھ گوشن
کا شراب جنین ڈال دیں۔ اور تھوڑی دیر کے بعد دیکھیں۔ کہ وہ گلی گیا ہے
یا نہیں۔ جب شراب کا یہ اثر ہے تو وہ آہستہ آہستہ سنوں اور ٹوٹا لگا کر

پیش
دال

زندگی کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ انکو طرہ پستانانی زندگی گزارنے کا اثر دیتی ہے
 جب بالکل تھوڑی مقدار میں استعمال کیا جاسے۔ تو پودوں کے بڑھنے
 کی طاقت کو برباد کر دیتی ہے اگر آٹھ سو حصہ پانی میں ایک حصہ انکو ملا
 ڈالی جاوے۔ تو اس سے سخت زہر مہلک اثر ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹروں
 نے ثابت کیا ہے کہ شراب میں انکو ہلکی مقدار میں ۷۷ فیصدی دوس
 کی میں ۵۰ فیصدی۔ بڑی میں ۶۰ فیصدی پورٹ میں ۶۷ فیصدی شیری
 میں ۷۵ فیصدی کھڑے ۱۰ سے ۷۷ فیصدی آموتی ہے۔ پھر بھلا سو لکھتے منش
 کے پیتے کے لائق ہو سکتی ہے۔ جب آنکھوں کے سامنے دیکھتے ہی کہ اس کے
 پیسے سے عقل کو ہاتھ سے کہو نا پڑتا ہے اور حیوان بشا پڑتا ہے تو پھر بھی
 جو اسکو پیو میں توہم و نلکویا کہیں آج کل کے جھٹکین۔ دھرم کرم ستون
 دریافت کرنے پر یہ جواب دیتے ہیں کہ اسکو انگریز آدمی سب ہی عمدہ
 ہو نیسے پیتے ہیں نہ یہ نقصان دہ ہوتی۔ تو وہ کیوں پیتے۔ اون
 جو پوٹے لفاؤ نکویا بھی معلوم نہیں۔ کہ وہ سر دملک کے باشندہ ہیں
 اور اونکا دھرم اور غذا دھرم بھین بھین ہے اور ہم اونکی ان بڑی باتوں کو
 نقل کر کے لگ گئے مگر اونکی دیش بھگتی۔ اپنے ساگن آدمی کی نقل نہیں

کر سکتے۔ اور انگریزوں میں سب ہی اسکو برا خیال کرتے ہیں۔ جنہیں سے
چند رائے ہم بیان کرتے ہیں۔

شراب کی بہت معزز و وہالوں ڈاکٹروں کی راکا خلاصہ

(۱) شراب سے ۲۸ بیماریاں ہوتی ہیں (ڈاکٹر کنروڈ جٹا) (۲) ہر قسم کی شراب سے
قطع اور مطلق پر سب سے نسل انسان کی صحت۔ فارغ البالی۔ اور خوشی کے بڑے
میں بہت درد دیکھا۔ (ممالک متحدہ کے دو ہزار ڈاکٹر) (۳) شراب بہت بری
چیز ہے جسکے دور کرنے سے دنیا میں بہت ترقی ہوگی۔ قلم میں اسکے بڑے
کرنے کی طاقت نہیں۔ اور کوئی برائی اسکے ہم پلہ نہیں۔ (ڈاکٹر جیمز سی
پیکسن ایم ڈی) (۴) شراب خانوں کو صرف گناہوں کا درس گاہ سمجھنا چاہیے
دبش پائیمینٹ کمیٹی) دھامیر تجربہ بتاتا ہے کہ ہندوستان میں
انگریزی قوم کے سب جرم شراب نوشی سے ہے دکھاندا ریخیف ہندوستان
(۵) اکثر بیماریاں شراب نوشی سے پیدا ہوتی ہیں۔ (۶) جرم کا سبب
بڑا اسباب شراب ہے (لارڈ چیف جسٹین کالریج ۱۸۸۱) (۷) تمام قسم کے
جرم۔ افلاس۔ اور ملک کی افرونی مثل فیصدی ۸۰ حالتوں میں شراب کی

شراب کی بہت
دیکھتے ہیں

دل بہت تڑپا

ڈاکٹر جیمز سی

برنڈی کی

کئی اور بیماریاں

دیکھتے ہیں

شراب صحت

کا ٹھکانہ

رمان اور زندگی

بچا کر بولی ہو

دکھتے

جہاں سب سے

زیادہ شراب پیتی

جانی سہولتی

کی سیدو امین سمجھ رہے ہیں۔ وہ رہا دہرم جسکے انکول جلیا ہر ایک
گھر سستی کا فرض ہے اور سمین شراب پینے ہی نہیں بلکہ چوٹے خوشبو
پہنچنے اور جس برتن میں کبھی شراب رکھی گئی ہو اس کے چوٹے کو برا کیا ہے
اور پراسچھت لکھا ہے ہندو ہی نہیں تمام دنیا کے مذہبوں کے لیڈر
آئیکے مذا کرتے ہیں دیکھئے منو بھگوان نے لکھا ہے۔

ब्रह्महत्यासुरापानं स्तेयं गुर्वङ्गनागमः ।

मरान्तिपातकान्याहः संसर्गश्चापितैः सहम् ॥

ارکھ - برہم ہتیا - شراب کا پینا - اور براہمن کی چوری کرنا - اور روکی
استری سے گن کرنا - اور انکے ساتھ سنسگ کرنا ان کو مہاپاپ کہتے
ہیں ایسے ہی شاستر کا راس خانہ خراب کی بابت کہتے ہیں۔

यस्य कायगतं ब्रह्म मध्येनाप्राप्यते सकृत् ।

तस्य व्यपैति ब्राह्मण्यं श्रद्धतां च सगच्छति ॥

ارکھ - جو براہمن ایک دفعہ بھی شراب کو پیتا ہے - اسکا براہمن پن

چل جاتا ہے۔ اور شودرتو کو پراپت ہوتا ہے۔ اور یہی منوبھگوان فرماتے

सुरां पीत्वा हि जो मोहा दधानि वर्णां सुरां पिबेत् ।

तथा सकामे निर्दग्धे मुच्यते किल विद्यात्ततः ॥

सुरापाने कामकृते ज्वलंतीं नां चिनिः क्षिपेत् ।

सुखे तथा स निर्दग्धो मृतं सुद्धिर्मवाप्नुयात् ॥

ارکھتے۔ براہمن۔ چھتری ویش۔ اکیان سے شراب کو پان کر کے آگ

کے موافق شراب پیوے۔ اوس شراب سے بھسم ہونے پر دوج اوس

پاپ سے چھوٹ جاتا ہے۔ (۲) کام سے شراب کے پینے پر حلقی ہوئی سورا

کو منہ ڈالے اوس سے جگر مرا ہوا وہ شدید کو پراپت ہوتا ہے جب یہ

شاسترون کے حکم میں تو گھڑتی پور شون کا فرض ہے کہ شاسترون کے

حکم کو بچا رنک سے ڈر مہا نانی کارک سمجھہ اسکا منہ دور سے ہی کالا کرین

(۱۴) مانس (گوشت) خوری کا تیگ ہونا چاہیے

پیارے بہاؤ جو جہان بہارت میں شراب خوری آدمی مہا پاتک پھیلے۔ وہ ان

مانس خوری بھی من بہاؤ کا کہا جاتا ہے۔ یہ مانس کہا نا عقل و دہرم شاستری

رو سے ہائے نہین ہے۔ منش کی بناوٹ ہی عارف روشن کرتی ہے کہ
 مانس کہاں منش کا کام نہیں ہے۔ کیونکہ مانس کہاں والے جالوں
 آدمی سے اسکی بناوٹ مختلف ہے۔ دوسرے دھرم شاستر کی رو سے
 اسکی مہان منڈ ہے کیونکہ انہا پر دھرم۔ تیسرے تمام لائق ڈاکٹر اور
 وید اسکو منش کے لئے مافی کارک سمجھتے ہیں۔ بہت سے منش ہندو و غیر ہند
 مذہب والے ہمارے پور کہ او پتر تہمت لگاتے ہیں کہ وہ مانس ماری تھی مگر
 بیہوش کی بیہوش ہے۔ ہم آج بھی ہی بتلاتے ہیں کہ ہمارے شاستر و مکی سمین
 کیا آگیا ہے دیکھئے اول مانس شہد کے ارتھ ہی شاستر کا رمبہ کرتے ہیں۔

मांसं भक्षयिता मुत्र तस्य मांसं विहाय हरः ।

एतन्मांसस्य मांसत्वं प्रवदन्ति मनीषिणाः ॥

ارتھ۔ اس لوک میں جسکے مانس کو میں کہتا ہوں۔ پر لوک میں وہ

مجھ کو کہائے گا۔ پندتوں نے مانس شہد کا بھی ارتھ کہا ہے۔

اور نیز شاستر کا فرماتے ہیں :-

नारुत्या प्राणिनां हिंसा मांसमुत्पद्यते क्वचित् ।

न च प्राणिबधः स्वर्गप्राप्तस्मान्मांसं विचर्जयेत् ॥

ارکھ۔ پرائیونکے مارنے بنا کہین مانس نہیں ملتا ہے۔ اور پرائیونک مارنا ہوسکتا
کا کارن نہیں ہے۔ کتو نرک کا ہی کارن ہے اس سے مانس چوڑے۔ اور شاستر کا

مانس تیاگ کی مہا بہت ہی کہتے ہیں جیسے لکھا ہے۔
वर्षे वर्षे स्वमेधेन यो ।

यजेतु शतं समा । मांसानि च न खादेद्यत्तयोऽप्युपपन्नं सुखम् ॥

ارکھ۔ جو شخص سو برس تک ہر ایک سال میں اسٹوسید یگ کرتا ہے۔ اور جو جسم
مانس کو نہیں کھاتا۔ اون دونوں کے پن کا پھل برابر ہے۔

جب شاستر کا مانس کہانی کی بات یہ کہتے ہیں تو جو شخص مانس کھانا کھاتا

کی رو سے جائز اور جائز ہے۔ کہ کہیوں پر جو دہرم کی صورتی ہے الزام لگاتے
ہیں اونکی عقل پر سوائے اسکے کیا کہیں۔ کہ اونکو پاتا برا پھل دیگا اور وہ
نرک ہو گینے دیکھئے شاستر کا کیا ڈنکے کی چوٹ اویدیش کرتے ہیں۔

अनुमन्ता विशसितानिहन्ताः क्रयविक्रयी ।

संस्कृता चोपहर्ता च स्वादकाश्चेति धातकः ॥

ارکھ۔ مارنیکی صلاح دینے والا۔ گوشت کو بدن الگ الگ کر نیا والا۔ اور

پر دینے والا اور خریدنے والا اور کھانے والا یہ آٹھوں مہنک و قصائی میں

آہم منس ہو کر کم ہومی بہارت ورش میں جنم لیکر جو دوسرے پرائیونک کے مانس

پیٹ پھرین تو کم کین نہیں نانا پر کار کے کلیشون۔ قحط سالیوں کے شکار ہوں۔

ذرا بچا رہن منتی کار کہتے ہیں۔
 स्वच्छन्द वन जाते न शाके ना-
 पि प्रपूर्यते । अस्य दृष्टो दर स्या र्येकः कुर्यात्पानक महत् ॥

اگرچہ جو پیٹ اسپر آپ دگے ساگ بھاجی سو بھرا جاتا ہو۔ اس جلی پیٹ کر لئی بڑا پانی
 کون کرے ذرا سو چین جب منش کسی پرانی کا گوشت کھاتا ہو تو وہ تو اپنا سنتوش کر لیتا
 ہے اور وہ اپنی پرانی جاتا ہو جہاں ایسوی ایسی انیانی موجود ہوں۔ وہاں عیش و آرام
 کھان۔ جیسے کہا ہو جو گل کاٹے اور کا اپنا رہے کٹائے۔ سائین کی درگاہ میں بدلا
 کہ نہیں نہ جا جو عالم ہو وہ پیونٹا پھلتا نہیں۔ سبز ہو گھیت دیکھا ہو بھو شمشیر کا۔
 جب ہی ہم منش دہرم سے گوئے۔ پرانا مانے ہمارے لیئے اناج پیدا کرنا بند کر دیا۔
 گھرستی پریشو۔ جیون کو چند روزہ سمجھ پرانا تاکو نیا لے کاری جان دو سکر کے پران
 کو اپنے پران کے۔ ان جانو عوامانس کے نام تک سے گھرنا کرو اور اپنے دہرم پر
 سو دہرم جو۔ جیسے دیکھا ہو۔
 को धर्मो भूत दया किं सौख्यम्-
 रागिता जगति जन्तोः । कः स्नेहः सद्भावः क्षिपादित्यपरेच्छरः ॥
 اگرچہ۔ سنسارین پرانیو تکا دہرم کیا ہے جیو دنپر دیا کرنا۔ اور کھ کیا ہو بزرگ
 مینا اور محبت کیا ہو ستکاریو یک لمنا۔ او پنداری کیا ہو کہ انشہ نچ بجا کر کام کرنا۔
 ہم اب اس کتاب کو اس پران تننا پر ختم کرتے ہیں کہ نیائی کاری تپا ہو کو مست ہو۔

است وادہرم وادہرم کے بچار کر نیکی شکستی دین تاکہ ہم و دیا و سورتی و سنسکار
 کر کر گھر ست وادہرم کو آند آشرم بنا سکین۔ اور کو تینونکو اس آشرم سے دور کرنا
 سامر تھ ہون۔ اوم۔ شانتی۔ شانتی۔ شانتی۔

معذرت

اس بات کو مصنف خود مانتا ہے۔ کہ شائع کے ٹریکٹ نکالنے کی جلدی
 بہت سے لفظ بے مواورہ و بے موقعہ اس کتاب میں ناظرین پائینگے۔ اور
 بات سے بھی بہت شرمندہ ہوں۔ کہ طوالت کے خوف سے ہر ایک مضمون
 پورے طور پر دوا نہیں کر سکا کیونکہ ہر ایک مضمون ہی ایسا ہے۔ کہ جس پر علیحدہ
 لکھی جاسکتی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ناظرین کسی مضمون کو ادھر بھی پاویں
 میں سب قصور و ن سے معافی مانگتا ہوں اپنے بزرگ اور متروکے یہ ہے
 کرتا ہوں کہ آپ نفس مضمون کی طرف توجہ فرما دیں عبارت آرائی کی طرف خیال
 اگر آپ صاحبان اسکو اول سے آخر تک غور سے مطالعہ فرمائینگے۔ اور ابھی آپ کے دل میں
 کے لئے اسکی ضرورت ثابت ہوگی تو میں اپنی محنت سچلی سمجھوں گا۔ بیشک یہ خبر دین سدا
 خطا ہی بزرگوں کے چشم غفاری۔ نیاز مند و ارستہ شرمندہ

ام او پر لکھ

منسکار

دور کرنا

جلدی

اور

منمو

لیجی

پاویں

ہی

خیال


دانش

ملا

مض

38

Entered in Database


Signature with Date

